صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ

نماز اسطرح پڑھو جسطرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو (الحدیث)

نمازِ نبوی باتصویر

وضو، تیمم اور نماز سے متعلقہ جملہ مسائل صحیح احادیث اور عملی تصاویر کی روشنی میں

مصنف
حافظ مبشر حسین لاہوری

ناشر
مبشر اکیڈمی لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیه ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

«اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں»

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نماز نبوی باتصویر

صحیح احادیث اور عملی تصاویر کی روشنی میں
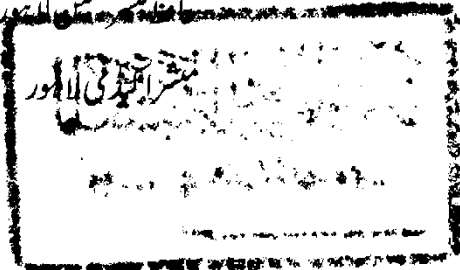
تصنیف حافظ مبشر حسین لاہوری

ناشر مبشر اکیڈمی لاہور

نام کتاب نماز نبوی با تصویر

مصنف **حافظ مبشر حسین لاهوری**

اشاعت اول اپریل 2003

ناشر مبشر اکیڈمی لاهور

فوٹو گرافر محمد مدثر

کمپوزر عرفان ایوب

ملنے کے پتے

مبشر اکیڈمی مکھن پورہ مکان نمبر 11 گلی نمبر 21 نزد مکہ مسجد
شاد باغ لاہور۔ 7604652

نعمانی کتاب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ 7321865

مکتبہ قدوسیہ رحمان مارکیٹ اردو بازار لاہور۔ 7351124

دار الاندلس 4 لیک روڈ چوبرجی لاہور۔ 7231106

دار الھدیٰ شیخ ہندی مارکیٹ بھاٹی چوک لاہور 7639557

فہرست

پیش لفظ

یوں تو نماز کے موضوع پر چھوٹی بڑی بیسیوں کتابیں مارکیٹ میں موجود ہیں، پھر علم وتحقیق کے اعتبار سے ہر مسلک کے علما نے اس موضوع پر بیشمار کتابیں تصنیف کر رکھی ہیں، تاہم اس سلسلہ میں ابھی تک کوئی ایسی تحقیقی کتاب منظر عام پر نہیں آئی جس میں وضو، تیمّم اور نماز سے متعلقہ جملہ مسائل کا عملی طریقہ بھی واضح کیا گیا ہو جبکہ سائنسی ترقی کی بدولت ایسی کتاب کی تیاری کوئی مشکل امر بھی نہیں۔ چنانچہ دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق اسی مقصد کی تکمیل کے لیے راقم الحروف نے اللہ تعالی کی توفیق سے کتاب ہذا کو تیار کیا ہے۔

کتاب کو تین ابواب پر تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں وضو سے متعلقہ مسائل، دوسرے باب میں تیمّم اور مسح سے متعلقہ مسائل اور تیسرے باب میں نماز کی مکمل ادائیگی کا طریقہ اور متعلقہ مسائل کو صحیح احادیث اور عملی تصاویر کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔

چہرے کی تصاویر چونکہ جائز نہیں اسلیے اس بات کا خیال رکھتے ہوئے تصاویر میں چہرہ چھپانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ نیز حوالہ جات کے لیے بھی صحیح ومستند احادیث کو منتخب کیا گیا ہے۔ اسکے باوجود اگر کتاب میں کوئی علمی یا فنی غلطی ہو تو دوست احباب ضرور مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ جزاکم اللہ خیرا

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم (آمین)

حافظ مبشر حسین لاہوری

باب نمبر 1

وضو کا طریقہ کار صحیح احادیث اور مکمل تصاویر کی روشنی میں

وضو سے متعلقہ چند اہم اور ضروری باتیں

☆ وضو اور نیت

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ﴿انما الاعمال بالنیات﴾(۱)
''عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔'' جس نیت' عزم اور ارادے کے ساتھ جو کام کیا جائے' اسی کے مطابق اس کا ثواب یا گناہ مرتب ہوتا ہے۔ مثلاً اگر اجر و ثواب کی نیت سے کوئی نیک عمل یا عبادت وغیرہ بجا لائی جائے تو اس کا یقیناً ثواب ہوگا۔ لیکن اگر شہرت' ریاکاری' نمود و نمائش' مال و جاہ اور دنیوی اغراض و مقاصد کی خاطر کوئی نیک عمل کیا جائے تو وہ بجائے کار ثواب کے وبال جان اور گناہ عظیم قرار پاتا ہے۔

نماز سب سے افضل و اعلیٰ عبادت ہے جس کی ادائیگی کے لیے وضو یا طہارت و پاکیزگی بنیادی شرط ہے جبکہ وضو سے پہلے اس کے مقصد و نیت (یعنی ادائیگی نماز کی نیت) کو مدنظر رکھنا ازبس ضروری ہے۔ اگر نماز کی نیت کے بغیر وضو مکمل کیا جائے تو اس وضو سے پڑھی جانے والی نماز کا ثواب خطرے میں ہے۔ اس لیے بوقت وضو ادائیگی نماز کی نیت ضروری ہے۔ البتہ نیت کے حوالہ سے یہ بات واضح رہے کہ نیت کا تعلق دل سے ہے زبان سے نہیں۔ اس لیے زبان سے کسی چیز کی ادائیگی کی بجائے اس کا قلبی ارادہ کر لینا ہی ''نیت'' کہلاتا ہے۔ یہ ایک ایسی بدیہی حقیقت ہے کہ ہم روزمرہ کے اپنے کاموں ہی پر اگر غور کرلیں تو یہ حقیقت ہم پر کھل جائے گی۔ مثلاً ہم نے مقررہ وقت پر گھر سے نکل کر سکول' کالج' دکان یا بازار کو جانا ہو' پھر وہاں سے واپسی اختیار کرنا ہو' سودا سلف خرید کر لانا ہو' کسی دوست کے ہاں جانا ہو یا کوئی بھی چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا کام سرانجام

---

(۱) بخاری: کتاب بدء الوحی: باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ ...... حدیث 1۔
ترمذی (۱۶۴۷) صحیح ابی داؤد (۱۹۲۷) صحیح سنن نسائی (۷۳، ۳۲۱۵)

دینا ہو تو ہم اسے انجام دینے کا پورا پروگرام قلب و دماغ میں طے کرتے ہیں پھر اسی قلبی عزم کی بنیاد پر اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں اور زبان سے اس کا اظہار تک نہیں کرتے...... یہ تو تھا معاملات کا مسئلہ لیکن عبادات کا مسئلہ بھی اس سے مختلف نہیں۔ بلکہ نماز، روزہ سمیت ہر عبادت کی نیت کا تعلق انسان کے قلب و دماغ سے ہوتا ہے۔ اور جس طرح روزمرہ کے کسی معمولی یا غیر معمولی کام کو انجام دینے سے پہلے الفاظ کے ساتھ اس کا اظہار ہم ضروری خیال نہیں کرتے اسی طرح شریعت نے عبادات کی ادائیگی سے پہلے ان کا بھی زبان سے اظہار ضروری نہ سمجھتے ہوئے اسے مشروع قرار دینے سے گریز کیا ہے۔ اس لیے مسئلہ خواہ وضو کا ہو یا نماز اور روزے کا، کسی بھی عبادت سے پہلے قلبی نیت و ارادے کے باوجود زبان سے اظہار کے بارے میں آنحضرت ﷺ یا صحابہ کرام یا تابعین عظام سے کوئی ثبوت اور روایت منقول نہیں۔ لہٰذا وضو (اور اسی طرح نماز وغیرہ) سے پہلے قلبی "نیت" ضرور کی جائے مگر خود ساختہ الفاظ کے ساتھ کوئی نیت نہ کی جائے کیونکہ ان کی پشت پر کوئی صحیح حدیث نہ ہونے کی وجہ سے اسے دین میں اضافہ قرار دیا جائے گا اور دین میں اضافے ہی کا دوسرا نام بدعت ہے!

☆ وضو اور بسم اللہ

وضو شروع کرنے سے پہلے "بسم اللہ" ضرور پڑھنی چاہیے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو حکم فرمایا: ﴿توضؤا بسم الله﴾ (۲) "بسم اللہ کہتے ہوئے وضو کیا کرو۔"

بسم اللہ کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ﴿لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه﴾ (۳) "جو شخص وضو کے شروع میں اللہ کا نام نہیں لیتا اس کا وضو ہی نہیں۔"

(۲) [سنن نسائی: کتاب الطهارة: باب التسمية عند الوضوء (۷۸) ابن خزيمه (۱۴۴)]

(۳) [ابو داؤد: کتاب الطهارة: باب التسمية على الوضوء (۱۰۱) ابن ماجه (۳۹۹) احمد (۴۱۸/۲) حاكم (۱۴۶/۱) بيهقی (۴۳/۱) شرح السنة (۴۰۹/۱) دارمی (۱۷۶/۱)]

☆ وضو اور تکرار:

دوران وضو سر کے مسح کے علاوہ وضو کے تمام اعضا ایک مرتبہ سے لے کر تین مرتبہ تک دھونا جائز ہے۔ خواہ تمام اعضا ایک ایک مرتبہ دھو لیے جائیں یا تمام اعضا دو دو مرتبہ دھو لیے جائیں یا پھر تمام اعضا تین تین مرتبہ دھو لیے جائیں تینوں طرح درست ہے کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے تینوں طرح وضو فرمایا ہے۔(٤)

یاد رہے کہ اگر دوران وضو بعض اعضا ایک مرتبہ، بعض دو مرتبہ اور بعض تین مرتبہ دھو لیے جائیں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ سے اس طرح بھی ثابت ہے۔ (٥) البتہ کسی عضو کو دوران وضو تین بار سے زیادہ دھونے سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا اور اسے ظلم و زیادتی سے تعبیر فرمایا ہے۔(٦)

وضو کا مختصر طریقہ:

☆ بسم اللہ پڑھ کر وضو شروع کریں۔

☆ سر کے مسح کے علاوہ ہر عضو کم از کم ایک اور زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ تک دھوئیں۔

☆ نیند سے بیدار ہوئے ہوں تو پانی والے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھ دھو لیں۔

☆ دونوں ہاتھ کلائیوں تک دھوئیں۔

☆ ہاتھوں کی انگلیوں کے درمیان خلال کریں۔ (انگوٹھی، گھڑی وغیرہ کا بھی خلال کریں)

☆ کلی کریں۔

☆ مسواک ہو تو وہ بھی کر لیں۔

---

(٤) [دیکھیے بخاری: کتاب الوضوء: باب الوضوء مرة مرة (١٥٧) الی' باب الوضوء ثلاثا ثلاثا (١٥٩)]

(٥) [دیکھیے ترمذی: کتاب الطهارة : باب ما جاء فیمن یتوضأ بعض وضوئه مرتین و بعضه ثلاثا (٤٧)]

(٦) [ابو داؤد : کتاب الطهارة : باب الوضوء ثلاثا ثلاثا (١٣٥) نسائی: کتاب الطهارة : باب الاعتداء فی الوضوء (١٤٠)]

☆ ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے صفائی کریں۔
☆ مکمل چہرہ دھوئیں۔
☆ صاحب ریش ہوں تو پانی کے ایک چلو سے داڑھی کا خلال کریں۔
☆ کہنیوں تک دونوں بازو پہلے دایاں پھر بایاں دھوئیں۔
☆ سر کا مسح اس طرح کریں کہ دونوں ہاتھ تر کر کے سر کے اگلے حصہ سے لے کر گدی تک لے جائیں۔ پھر گدی سے واپس سر کے اگلے حصہ (پیشانی) تک واپس لے آئیں۔ ایسا ایک ہی مرتبہ کرلیں۔
☆ پگڑی اور عمامہ باندھنے کی صورت میں اس کے اوپر سے مسح کرنا بھی جائز ہے۔
☆ تر ہاتھوں کی انگلیاں کانوں کے سوراخوں میں ڈالتے اور انگوٹھے کانوں کی پشت پر رکھتے ہوئے کانوں کے اندرونی وبیرونی حصے کا مسح کریں۔
☆ گردن اور بازوؤں کا مسح صحیح احادیث سے ثابت نہیں اس لیے اس سے گریز کریں۔
☆ دونوں پاؤں (پہلے دایاں پھر بایاں) دھوئیں۔
☆ پاؤں کی انگلیوں کے درمیان ہاتھ کی (چھنگلی) انگلی سے خلال کریں۔
☆ وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ یا انگشت شہادت اٹھائے بغیر کوئی بھی مسنون دعا پڑھیں البتہ دوران وضو کوئی دعا صحیح احادیث سے ثابت نہیں۔
☆ وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی کا چھینٹا مارنا جائز ومسنون ہے۔
☆ وضو کے بعد تولیے وغیرہ سے جسم خشک کرنا جائز ہے۔
☆ وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا سنت ہے۔

وضو کا تفصیلی طریقہ

نیند سے بیدار ہو کر پہلے ہاتھ دھوئیں:

اگر نیند سے بیدار ہوں تو فوراً پانی والے برتن میں ہاتھ نہ ڈالیں۔ بلکہ کسی صاف چیز (مگ وغیرہ) کے ذریعے برتن سے پانی لے کر پہلے ہاتھ دھولیں یا برتن انڈیل کر ہاتھ دھوئیں۔ پھر دھوئے ہوئے ہاتھ کو برتن میں ڈالنے اور چلو بھر کر کلی وغیرہ کرنے کی اجازت ہے۔

◆ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

﴿اذا استيقظ احدكم من نومه فليغسل يده قبل ان يدخله في وضوئه فان احدكم لا يدري اين باتت يده﴾ (۷)

''جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ پہلے اسے (تین مرتبہ) دھو لے۔ کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔''

(۷) [بخاری: کتاب الوضوء: باب الاستجمار وترا (۱۶۲) مسلم: کتاب الطهارة: باب كراهة غمس المتوضی (۲۷۸) یاد رہے کہ مسلم کی روایت میں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھونے کا ذکر ہے۔ ترمذی (۲۴) نسائی (۱۶۱) ابن ماجه (۳۹۳) ابو داؤد (۹۶)]

ممکن ہے کہ اس کے ہاتھ شرمگاہ یا جسم سے لگی کسی نجاست پر لگنے کی وجہ سے پلید ہو گئے ہوں اور انہیں صاف کیے بغیر برتن میں ڈال دینے سے برتن میں موجود پانی بھی پلید ہو جائے۔ پھر اس پلید و نجس پانی سے طہارت کیسے ممکن ہے؟! البتہ اگر بہتے پانی (مثلاً ٹونٹی یا نہر وغیرہ) سے وضو کریں تو پھر یہ مسئلہ پیدا نہیں ہوتا۔ ٹونٹی چھوڑ کر ہاتھ دھولیں کیونکہ نیچے نالی میں گرنے والا پانی دوبارہ طہارت کے لیے استعمال نہیں ہوتا۔

دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین مرتبہ دھوئیں:
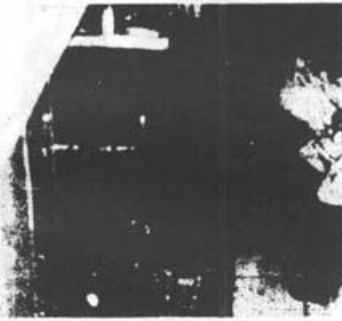
حضرت عثمانؓ نے مسنون طریقہ وضو سکھاتے ہوئے پہلے تین مرتبہ اپنے ہاتھ کلائیوں تک دھوئے۔(۸)

ہاتھوں کی انگلیوں میں خلال کریں

حضرت لقیط بن صبرةؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿اسبغ الوضوء و خلل بین الاصابع﴾ ”وضو اچھی طرح کرو اور انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرو۔“(۹)

(۸) [بخاری: کتاب الوضوء : باب الوضوء ثلاثا ثلاثا (۱۵۹) مسلم: کتاب الطهارة : باب صفة الوضوء (۲۲۶)]

(۹) [ابو داؤد: کتاب الطهارة باب فی الاستنثار (۱۴۲) ترمذی : کتاب الطهارة (۳۸) نسائی (۱۱۴) ابن ماجه (۴۰۷) حاکم (۱۴۷/۱)]

اسی طرح اگر انگلی میں انگوٹھی پہنی ہو یا ہاتھ میں گھڑی یا چوڑیاں پہنی ہوں تو انہیں حرکت دے کر مطلوبہ حصے کو اچھی طرح تر کریں۔

کلی اور ناک صاف کریں:

کلی کرنا اور ناک جھاڑ کر اچھی طرح صاف کرنا اگر چہ دو جدا طریقے ہیں مگر ان دونوں کی ادائیگی ایک ہی چلو کے ذریعے بھی ممکن ہے (یعنی چلو بھر کر آدھے سے کلی کریں اور آدھا ناک میں ڈال کر بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑ لیں) اور دو الگ الگ چلو لے کر کلی الگ کرنا اور ناک الگ صاف کرنا بھی درست ہے۔

◆ ایک ہی چلو سے کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کی دلیل یہ حدیث ہے:

حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے کسی آدمی نے دریافت کیا کہ آپ نے آنحضرت ﷺ کو کس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ حضرت عبداللہ نے پانی کا برتن منگوایا اور اسے انڈیلتے ہوئے تین مرتبہ اپنے دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر اس میں اپنا ہاتھ داخل کیا اور ﴿فمضمض واستنثر ثلاث مرات من غرفة واحدة﴾ "ایک ہی چلو سے کلی بھی کی اور ناک بھی جھاڑ کر صاف کیا اور ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا۔" (۱۰)

(۱۰) [بخاری: کتاب الوضوء: باب الوضوء من التور (۱۹۹) باب من مضمض واستنشق من غرفة واحدة (۱۹۱) مسلم: کتاب الطهارة (۲۳۵) ابو داؤد (۱۱۹) ترمذی (۲۸. ۳۲) ابن ماجه (۴۰۵. ۴۳۴) نسائی (۸۴) مؤطا (۱/۱۸)]

الگ الگ چلو لے کر کلی کرنے اور ناک الگ چلو لے کر صاف کرنے کی دلیل یہ حدیث ہے:

◆ حضرت علیؓ نے مسنون وضو کا طریقہ سکھاتے ہوئے اس طرح کیا کہ

﴿ثم مضمض ثلاثا و استنشق ثلاثا﴾ ''پھر تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ہی ناک جھاڑ کر صاف کیا۔'' (۱۱)

◆ کلی کرتے وقت مسواک بھی کر لی جائے تو اس سے منہ کی صفائی کے علاوہ نماز کا

(۱۱) ترمذی: کتاب الطهارة: باب ما جاء في وضوء النبي كيف كان؟ (۴۸) یاد رہے کہ مذکورہ حدیث میں اگرچہ صراحت کے ساتھ یہ بات مروی نہیں کہ الگ الگ چلو لے کر کلی اور ناک صاف کرنے کا عمل کیا گیا ہے تاہم سیاق کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ کلی اور ناک کی صفائی کرنے میں الگ الگ چلو استعمال کیے گئے ہیں۔ فقہا و محدثین اسے ''فصل'' کی اصطلاح سے بیان کرتے ہیں جبکہ ایک ہی چلو لے کر آدھے سے کلی کرنا اور آدھے کو ناک میں ڈال کر ناک کی صفائی کرنے کو ''وصل'' کی اصطلاح سے بیان کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں بعض روایات میں صریح طور پر ''فصل'' کا ذکر موجود ہے اگرچہ ان کی اسناد پر کلام ہے۔ تاہم بعض اہل علم نے دونوں طریقوں کو جائز قرار دیتے ہوئے پہلے طریقے (وصل) کو افضل قرار دیا ہے مسئلہ ہذا کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو تحفة الاحوذی (ص ۱۲۱ تا ۱۲۷ ج ۱) عون المعبود (ص ۵۳ ج ۱) سبل السلام (ص ۵۳ ج ۱) زاد المعاد (ص ۱۹۱ تا ۱۹۳ ج ۱) فتح الباری (ص ۲۴۰ ج ۱) تلخیص الحبیر (ص ۷۹ ج ۱) علاوہ ازیں امام ترمذی رقمطراز ہیں کہ بعض اہل علم کے بقول ایک ہی چلو سے کلی اور ناک صاف کرنا کافی ہے جبکہ بعض کے بقول ان دونوں میں تفریق (فصل) بہتر ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک ہی چلو سے دونوں کام (کلی اور ناک میں پانی داخل کرنا) کر لیتا ہے تو یہ جائز ہے اور اگر انہیں علیحدہ علیحدہ کرے تو یہ ہمیں زیادہ پسند ہے۔ ترمذی: تحت باب ما جاء في وضو النبي ا

ثواب بھی بڑھ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی بھی حاصل ہوتی ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ بغیر مسواک والی نماز سے 70 درجے فضیلت میں زیادہ ہوتی ہے۔(۱۲)

- علاوہ ازیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿السواک مطهرة للفم مرضاة للرب﴾

''مسواک کرنا منہ کی صفائی اور پروردگار کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔''(۱۳)

- ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ بات بھی واضح رہے کہ اچھی طرح ناک میں پانی چڑھائیں البتہ اگر آپ حالت روزہ میں ہوں تو پھر ناک میں پانی چڑھاتے وقت مبالغہ نہ کریں کیونکہ اس طرح پانی حلق میں اترنے کا خدشہ ہے اس کی دلیل حضرت لقیط بن صبرۃؓ سے مروی یہ حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿و بالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائما﴾(۱٤)

حالت روزہ کے علاوہ (عام حالات میں) ناک میں اچھی طرح سے پانی چڑھایا کرو۔

---

(۱۲) [شعب الایمان للبیهقی: کتاب الطهارات: باب فضل الوضوء (۲۷۷۳) احمد (۲۷۲/۶) ابن خزیمه (۱۳۷) السنن الکبری للبیهقی (ص ۳۸ ج ۱) حاکم (۱۴۶/۱)]

(۱۳) [بخاری: کتاب الصوم: باب سواک الرطب والیابس للصائم. سنن نسائی: کتاب الطهارة: باب الترغیب فی السواک (۵) مسند دارمی: کتاب الصلاة (۶۹۰) احمد (۲۴۳/۶) ابن حبان (۱۴۳) شرح السنة (۱۹۹)]

(۱۴) [ابو داؤد: کتاب الطهارة: باب فی الاستنثار (۱۴۲) ترمذی: کتاب الطهارة (۳۸) نسائی (۸۷) حاکم (۱۴۷/۱)]

بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑیں:

جس طرح بوقت استنجا دائیں ہاتھ سے پانی ڈالتے ہوئے بائیں سے صفائی کی جاتی ہے اسی طرح دوران وضو مناسب یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے پانی ناک میں چڑھایا جائے اور بائیں ہاتھ سے ناک کو جھاڑا اور صاف کیا جائے اس کی دلیل یہ ہے کہ جب حضرت علیؓ نے لوگوں کو وضو کا مسنون طریقہ سکھانے کے لیے پانی منگوایا تو ﴿فتمضمض واستنشق و نثر بیده الیسریٰ ففعل هذا ثلاثا ثم قال : هذا طهور نبی الله﴾(۱۵)

''انہوں نے کلی کی' ناک میں پانی چڑھایا اور اپنے بائیں ہاتھ سے ناک کو جھاڑا (اور صاف کیا) اور ایسا تین مرتبہ کیا۔ پھر (مکمل وضو کر کے دکھانے کے بعد) فرمایا کہ اللہ کے نبی ﷺ کا وضو اسی طرح ہوا کرتا تھا۔''

مکمل چہرہ دھوئیں

دونوں ہتھیلیوں میں پانی بھر کر اپنے چہرے پر ڈالیں اور اچھی طرح سے پورا چہرہ دھوئیں۔ واضح رہے کہ دائیں کان سے بائیں کان تک جبڑوں سمیت اور پیشانی (جہاں سے سر کے بال شروع ہوتے ہیں) سے لے کر ٹھوڑی کے نچلے حصہ تک حدود چہرہ میں داخل ہے۔(۱۶)

(۱۵) [نسائی: کتاب الطهارة : باب الامر بالاستنثار عند الاستيقاظ من النوم (۹۱)]

(۱۶) [دیکھیے المغنی لابن قدامه (ص ۱۴ ج ۱)]

وضو میں مکمل چہرہ دھونے کے بارے میں بے شمار صحیح احادیث مروی ہیں بطور حوالہ چند ایک مراجع کی طرح حاشیہ نمبر ۱۷ میں اشارہ کر دیا گیا ہے۔(۱۷)

☆ چہرہ دھوتے وقت ہاتھ برتن میں داخل کر کے پانی لینا بھی جائز ہے۔(۱۸)

داڑھی میں خلال کریں:

چہرہ دھونے کے بعد پانی کا ایک چلو لے کر ٹھوڑی کے نیچے سے داخل کر کے داڑھی کا خلال کریں جیسا کہ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ

﴿ان رسول اللّٰه کان اذا توضا اخذ کفا من ماء فادخله تحت حنکه فخلل به لحیته وقال هکذا امرنی ربی عزوجل﴾ (۱۹)

"اللہ کے رسول ﷺ جب وضو فرماتے تو پانی کا ایک چلو لے کر اپنی ٹھوڑی کے نیچے سے (داڑھی میں) داخل کر کے ریش مبارک کا خلال کیا کرتے اور فرماتے کہ میرے پروردگار نے مجھے اسی طرح حکم دیا ہے۔"

◆ مندرجہ بالا حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ داڑھی کے خلال کے لیے ایک چلو پانی ہی کافی ہے خواہ داڑھی کا بعض حصہ تر ہونے سے رہ کیوں نہ جائے مگر داڑھی کو اچھی طرح

(۱۷) [بخاری: کتاب الوضوء: باب الوضو ثلاثا (۱۵۹) نیز دیکھیے (۱۶۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۹۲) مسلم: کتاب الطهارة (۲۳۵) ابو داؤد (۱۰۶ تا ۱۳۶) ترمذی (۴۸) نسائی (۸۴، ۸۵) ابن ماجه (۴۰۵) مؤطا (۱/۸)]

(۱۸) [ابو داؤد: کتاب الطهارة: باب صفة وضو النبی (۱۱۷)]

(۱۹) [ابو داؤد: کتاب الطهارة: باب تخلیل اللحیة (۱۴۵) داڑھی کے خلال سے متعلقہ دیگر احادیث کے لیے دیکھیے ترمذی (۲۹، ۳۰، ۳۱) بیهقی (۱/۵۴) ابو یعلی (۴۲۶۹) ابن خزیمه (۱۵۱) ابن حبان (۱۵۴) دار قطنی (۱/۸۶) دارمی (۱/۱۷۸)]

سے دھونا کوئی ضروری نہیں۔

کہنیوں تک دونوں بازو دھوئیں:

داڑھی کے خلال کے بعد کہنیوں سمیت دونوں بازو اچھی طرح مل کر دھوئیں۔ اور یہ بات مدنظر رکھیں کہ پہلے دایاں بازو دھوئیں پھر بایاں۔ جیسا کہ حضرت عثمانؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے مسنون طریقہ وضو سکھاتے ہوئے پہلے دایاں ہاتھ کہنی سمیت تین مرتبہ دھویا پھر اسی طرح بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین مرتبہ دھویا۔(۲۰)

◆ یاد رہے کہ اگر کسی برتن سے وضو کر رہے ہوں تو پھر بائیں ہاتھ سے چلو بھر کر دایاں بازو دھوئیں' بعد میں دائیں چلو سے بایاں بازو دھوئیں۔ البتہ اگر ٹونٹی کھول کر وضو کر رہے ہوں تو پانی کے نیچے دایاں بازو پھیلا کر بائیں سے اچھی طرح مل لیں۔ پھر بایاں بازو پھیلا کر دائیں ہاتھ سے اسے مل کر صاف کریں۔ ٹونٹی کے نیچے تین مرتبہ بازو دھونے کی صورت میں ضروری نہیں کہ آپ چلتی ٹونٹی سے تین بار بازو ہٹا کر صاف کریں بلکہ اس طرح کرنے سے پانی کے ضیاع کا خطرہ ہے اس لیے ایسی صورت میں مناسب یہی ہے کہ نلکے کے نیچے بازو پھیلا کر رکھیں اور اسی

(۲۰) [بخاری: کتاب الصوم: باب سواک الرطب والیابس للصائم (۱۹۳۴) مسلم: کتاب الطهارة: باب فی وضو النبی (۲۳۵)]

حالت میں تین مرتبہ بازو صاف کرلیں۔

سر کا مسح کریں:

دونوں بازو کہنیوں تک دھونے کے بعد سر کا مسح کریں۔ سر کے مسح کی تین مختلف صورتیں ہیں:

(1) ننگے سر کا مسح: اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ تر کریں اور سر کے اگلے حصے (پیشانی کے بالوں سے) شروع کر کے پچھلی جانب گدی تک لے جائیں پھر پیچھے (گدی) سے اسی طرح آگے پیشانی کے بالوں تک واپس لے آئیں کہ جہاں سے مسح شروع کیا تھا۔ (۲۱)
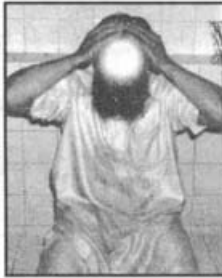
(2) پگڑی (عمامہ) کا مسح: اگر سر پر عمامہ یا پگڑی (یا رومال اور ٹوپی وغیرہ) باندھ رکھی ہو تو اسے مسح کے وقت اتارنا یا نہ اتارنا دونوں طرح درست ہے۔ اتار دینے کی صورت میں مسح کا طریقہ وہ ہوگا جو اوپر بیان کر دیا گیا ہے اور پگڑی باندھے رکھنے کی صورت میں مسح دو طرح سے کرنا جائز ہے۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ تر کر کے پگڑی کی اگلی جانب سے مسح کرتے ہوئے گدی تک لے جائیں پھر

(۲۱) اس کی دلیل کے لیے دیکھیے بخاری: کتاب الوضو: باب مسح الراس کله (۱۸۵) باب غسل الرجلین الی الکعبین (۱۸٦) مسلم: کتاب الطهارة: باب فی وضو النبی (۲۳۵)۔

اسی طرح پگڑی کے اوپر سے دونوں ہاتھ واپس آگے لے آئیں۔ جیسا کہ حضرت عمرو بن امیہؓ سے مروی ہے کہ

﴿رایت النبی ﷺ یمسح علی عمامته و خفیه﴾ (۲۲)

''میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ اپنے عمامے اور موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔''

پگڑی پر مسح کا دوسرا طریقہ درج ذیل ہے۔

(3) پیشانی کے چند بالوں سمیت پگڑی پر مسح: اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے ہاتھوں کو تر کر کے عمامہ قدرے پیچھے دھکیل کر سر کے اگلے کچھ حصہ پر مسح کرتے ہوئے عمامے کے اوپر سے گدی تک ہاتھ لے جائیں پھر گدی سے واپس سر کے اگلے حصہ تک ہاتھ واپس لے آئیں اور عمامہ درست کر لیں۔

جیسا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ ﴿ان النبی ﷺ توضا فمسح بناصیته وعلی العمامة و علی الخفین﴾ ''نبی اکرم ﷺ نے بوقت وضو اپنے سر کے اگلے کچھ حصے اور پگڑی اور موزوں پر مسح کیا۔'' (۲۳)

◆ سر کے مسح کے بارے میں یہ بات ذہن نشین رہے کہ سر کا مسح صرف ایک ہی مرتبہ کرنا چاہیے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ البتہ سر کا مسح دو یا تین مرتبہ کرنے کے بارے میں اہل علم کا شروع سے اختلاف چلا آتا ہے۔ حافظ ابن قیمؒ، امام شوکانیؒ اور عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ وغیرہم تین مرتبہ مسح کرنے کی روایات کو ضعیف و غیر ثابت

---

(۲۲) | بخاری: کتاب الوضو: باب المسح علی الخفین (۲۰۵)|

(۲۳) | مسلم: کتاب الطهارة: باب المسح علی الناصیة والعمامة (۲۷۴) یاد رہے کہ سر کے مسح کے بارے میں مندرجہ بالا تینوں طریقے احادیث سے ثابت ہیں جیسا کہ خود حوالہ جات سے واضح ہے اسی لیے بعض اہل علم مثلاً حافظ ابن حجرؒ ابن قیم وغیرہ انہی احادیث کی روشنی میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ سر کے مسح کی یہ تینوں صورتیں جائز ہیں۔ دیکھیے زاد المعاد (ص ۱۹۴ ج ۱) عون (۵۶/۱) نیل الاوطار (ص ۱۸۳ ج ۱)|

یا شاذ قرار دیتے ہیں جبکہ حافظ ابن حجرؒ اور شیخ البانیؒ جیسے محدث زیادت ثقہ کے اصول پر ان روایات کو مقبول قرار دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک موقف یہ بھی ہے کہ اکثر وبیشتر سر کا مسح ایک ہی مرتبہ کیا جائے البتہ دیگر احادیث پر عمل کرنے کے لیے کبھی کبھار تین مرتبہ مسح کر لینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔(۲۴)

واضح رہے کہ ایک مرتبہ مسح کا معنی یہ ہے کہ دونوں ہاتھ تر کر کے سر کے اگلے حصہ سے گدی کی طرف لے جائیں پھر گدی سے واپس سر کے اگلے حصہ تک گھما لائیں تو ایک مرتبہ مسح مکمل ہوتا ہے۔ لیکن صرف سر کے اگلے حصہ کا مسح کر کے باقی سر یا عمامے پر مسح چھوڑ دینا درست نہیں بلکہ خلاف سنت ہے۔

- یاد رہے کہ دونوں بازو دھونے کے بعد سر کے مسح کے لیے دوبارہ ہاتھ تر کرنے چاہییں کیونکہ زیادہ مستند احادیث سے یہی ثابت ہے تاہم بعض حسن درجہ کی روایات کے مطابق ہاتھوں کو لگی ہوئی تری بھی کافی ہے دوبارہ ہاتھ تر کرنے کی ضرورت نہیں۔(۲۵)
- اسی طرح اگر سر پر مہندی لگی ہو تو عمامے پر قیاس کرتے ہوئے اس پر مسح کر لیا جائے۔ مہندی دھونے کی ضرورت نہیں۔

کانوں کا مسح کریں

کان چونکہ سر کا حصہ ہیں اس لیے سر کے مسح کے متصل بعد دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیاں کانوں کے سوراخوں میں ڈال کر اور دونوں انگوٹھے کانوں کی پشت پر رکھ کر مسح کریں۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ ﴿ان رسول اللّٰہ ﷺ

(۲۴) [تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو زاد المعاد (۱/۱۹۳) نیل الاوطار (۱/۱۵۸ تا ۱۶۰) تحفۃ الاحوذی (۱/۱۳۸ تا ۱۴۰) فتح الباری (۱/۲۶۰) تمام المنۃ (ص ۹۱) تلخیص الحبیر (۱/۸۵)]

(۲۵) [دیکھیے صحیح ابو داؤد حدیث: ۱۲۰]

﴿مسح اذنيه داخلهما بالسبابتين و خالف ابهاميه الى ظاهر اذنيه فمسح ظاهرهما و باطنهما﴾ (٢٦)

اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے کانوں کا مسح کرتے وقت دونوں سبابہ (شہادت والی) انگلیاں اپنے کانوں میں داخل کیں اور انگوٹھے کانوں کی پشت پر رکھتے ہوئے کانوں کے اندرونی و بیرونی دونوں جانب سے مسح فرمایا۔

◆ سر کے مسح کے بعد کانوں کے مسح کے لیے دوبارہ انگلیاں تر کرنا یا پہلے سے تر انگلیوں سے مسح کرنا دونوں ہی طرح احادیث سے ثابت ہے۔(٢٧)

گردن اور بازوؤں کا مسح درست نہیں

بعض حضرات سر اور کانوں کے مسح کے بعد دونوں ہاتھ الٹے کر کے گردن کا بھی مسح کرتے ہیں پھر اس کے بعد بائیں ہاتھ سے دائیں بازو اور دائیں ہاتھ سے بائیں بازو کا بھی مسح کرتے ہیں اگر چہ اس سلسلہ میں کچھ ضعیف اور من گھڑت روایات تو قدیم مصادر

(٢٦) [ابن ماجه: كتاب الطهارة : باب ما جاء في مسح الاذنين (٣٦) نسائى (١٠٢) ترمذى (٣٦) ابن خزيمه (١٤٨) ابو يعلى (٢٤٨٦) بيهقى (١/٥٥)]

(٢٧) [ملاحظه هو بيهقى: كتاب الطهارة: باب مسح الاذنين بماء جديد (١/٦٥) حاكم (١/١٥١، ١٥٢) موطا (١/٣٤) نيل الاوطار (١/١٦١، ١٦٢) زاد المعاد (١/١٩٤، ١٩٥)]

میں موجود ہیں مگر اس مسئلہ میں کوئی ایک روایت بھی بسند صحیح ثابت نہیں۔ اس لیے احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ گردن اور بازوؤں کے مسح سے بہر صورت اجتناب کیا جائے۔ امام احمد رضا خان بریلوی بھی گردن کے مسح کو بدعت قرار دیتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ''پشت دست سے گردن کے پچھلے حصہ کے گلے پر ہاتھ نہ لائے کہ بدعت ہے۔'' (۲۸)

دونوں پاؤں دھوئیں

سر اور کانوں کے مسح کے بعد پہلے دایاں پھر بایاں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئیں جیسا کہ حضرت عثمانؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے مسنون وضو کا طریقہ سکھاتے ہوئے سر کے مسح کے بعد پہلے اپنا دایاں پاؤں تین مرتبہ دھویا پھر بایاں پاؤں تین مرتبہ دھویا اور فرمایا کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو اسی طرح وضو فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ (۲۹)

- اگر کسی برتن سے پانی لے کر وضو کریں تو تین مرتبہ چلو بھر کر پہلے دائیں پاؤں کو دھوئیں پھر اسی طرح بائیں پاؤں کو دھوئیں اور اگر ٹونٹی کے نیچے پاؤں دھونا ہوں تو پھر ایک ہی مرتبہ پانی کے نیچے پہلے دایاں پھر بایاں پاؤں رکھ کر انہیں اچھی طرح دھولیں اور پانی کو ضائع ہونے سے بچائیں۔

(۲۸) [ملفوظات (ص ۱۲۷) مندرجہ مسئلہ کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو. زاد المعاد (۱/ ۹۵) المجموع (۱/ ۴۶۴) السلسلة الضعيفة (۱/ ۹۷ تا ۹۹) نيل الاوطار (۱/ ۱۶۳)]

(۲۹) [بخاری. كتاب الصوم: باب سواك الرطب واليابس للصائم (۱۹۳۴) مسلم: كتاب الطهارة: باب صفة الوضو وكماله (۲۳۶)]

پاؤں کی انگلیوں میں خلال کریں:

جس طرح ہاتھوں کی انگلیوں میں خلال کیا جاتا ہے اسی طرح پاؤں کی انگلیوں میں بھی خلال کیا جائے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ﴿اذا توضات فخلل بین اصابع یدیک ورجلیک﴾(۳۰)

''جب تم وضو کرو تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرو۔''

◆ پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کے لیے ہاتھ کی چھنگلی انگلی استعمال کرنا سنت ہے جیسا کہ حضرت مستورد بن شدادؓ سے مروی ہے کہ

﴿رایت النبی ﷺ اذا توضا دلک اصابع رجلیه بخنصره﴾(۳۱)

''میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ بوقت وضو حضور اپنی چھنگلی (سب سے چھوٹی) انگلی کے ساتھ اپنے دونوں پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال فرما رہے تھے۔''

وضو کے بعد کی دعائیں:

وضو کے بعد درج ذیل دعائیں پڑھنا مسنون ہے۔

(1) ﴿اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ﴾

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اللہ تعالیٰ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

---

(۳۰)| ترمذی: کتاب الطهارة : باب ما جاء فی تخلیل الاصابع (۳۹) ابن ماجه: کتاب الطهارة : باب تخلیل الاصابع (۴۴۷)|

(۳۱)| ترمذی ایضا (۴۰) ابو داؤد : کتاب الطهارة باب غسل الرجلین (۱۴۸)|

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے کہ وضو کے بعد مذکورہ دعا پڑھنے والے کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے یہ شخص چاہے جنت میں داخل ہو جائے گا۔(۳۲)

(2) ﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾

''یااللہ! مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے اور صفائی و پاکیزگی اختیار کرنے والا بنا دے۔(۳۳)

(3) ﴿سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ﴾

''یااللہ! تو اپنی ہر طرح کی تعریف کے ساتھ (ہر نقص وعیب) سے پاک ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔(۳٤)

◆ وضو کے شروع میں بسم اللہ اور آخر میں مندرجہ تین دعاؤں کے علاوہ دوران وضو دعا کرنے کی کوئی صحیح حدیث مروی نہیں۔ اس لیے دوران وضو مختلف اعضا دھوتے وقت ضعیف روایات سے مروی دعائیں پڑھنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

◆ یاد رہے کہ وضو کے بعد کسی دعا کو آسمان کی طرف

(۳۲)| مسلم: کتاب الطهارة: باب الذکر المستحب عقب الوضوء (۲۳۴) ابو داؤد (۱۶۸) ابن ماجه (۴۷۰) نسائی (۱۴۸) ابن حبان (۳/ ۳۲۶) ابن خزیمه (۲۲۲)|

(۳۳)| ترمذی: کتاب الطهارة باب فیما یقال بعد الوضو (۵۵) یاد رهے که مذکوره روایت دیگر شواهد کی بنا پر حسن هے. دیکھیے ابن السنی (۲۱) تاریخ بغداد (۵/ ۲۷۰) عبدالرزاق (۱/ ۱۸۶ . ۱۸۷) وغیره|

(۳۴)| عمل الیوم واللیلة للنسائی (۸۱ . ۸۳) حاکم (۱/ ۵۶۴) عبدالرزاق (۱/ ۱۸۶) ابن ابی شیبه (۱/ ۱۳) تلخیص الحبیر (۱/ ۱۰۱ . ۱۰۲)|

نظر یا انگلی اٹھا کر پڑھنے کے بارے میں کوئی صحیح حدیث موجود نہیں۔ البتہ بعض روایات میں آسمان کی طرف نظر اٹھا کر پہلی دعا ﴿اشھد ان ......﴾ پڑھنا منقول ہے مگر اس کی کوئی سند بھی ضعف سے پاک نہیں۔ اس لیے دوران دعا انگلی یا نظر آسمان کی طرف اٹھانے سے اجتناب کیا جائے۔

وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی کا چھینٹا مارنا

وضو سے فارغ ہونے پر پانی کا چلو لے کر شرمگاہ پر چھینٹا مارنا سنت ہے جیسا کہ حضرت حکم بن سفیان ثقفیؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کو دیکھا کہ ''آپ ﷺ نے وضو کرنے کے بعد ایک چلو بھر پانی لیا اور اپنی شرمگاہ پر چھینٹ دیا۔'' (۳۵)

◆ یاد رہے کہ وضو کے بعد پانی کا چھینٹا مارنے کی بعض اہل علم نے یہ حکمت بیان کی ہے کہ طہارت کے بعد آدمی کو بعض دفعہ یہ وسوسہ ہوتا ہے کہ شاید اس کے آلہ تناسل سے پیشاب کا کوئی قطرہ نکلا ہے۔ پیشاب نکلنے سے اگرچہ وضو ٹوٹ جاتا ہے مگر محض وسوسے اور خیال سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اس لیے اگر پانی کا چھینٹا مار لیا جائے تو پھر ایسا وسوسہ آتے ہی یہ خیال بھی پیدا ہو جائے گا کہ پانی کے چھینٹے کی وجہ سے میرا کپڑا گیلا ہوا ہے نا کہ پیشاب کے قطرے سے۔ اس طرح سنت پر بھی عمل ہو جائے گا اور وسوسہ بھی دور ہو جائے گا۔ (۳۶)

---

(۳۵) [ابن ماجه: كتاب الطهارة: باب ماجاء في النضح بعد الوضو (۴۶۱) ابو داؤد: كتاب الطهارة: باب في الانتضاح (۱۶۵، ۱۶۷)]

(۳۶) [ملاحظه هو تحفة الاحوذي (۱/۱۶۷) معالم السنن (۱/۱۲۵) عون المعبود (۱/۲۸۵ تا ۲۸۷)]

وضو کے بعد تولیے وغیرہ کا استعمال:

وضو کے بعد اعضا کو خشک کرنے کے لیے تولیے وغیرہ کا استعمال جائز ہے اگرچہ آنحضرت ﷺ سے غسل کے بعد کپڑے سے اپنا جسم پونچھنے اور خشک کرنے کے بارے میں صحیح احادیث موجود ہیں۔(۳۷)

مگر وضو کے بعد اعضا کے خشک کرنے کے بارے میں مروی احادیث کی اسناد میں ضعف پایا جاتا ہے تاہم اس کے باوجود غسل یا وضو کے بعد تولیے یا خشک کپڑے سے اعضا خشک کرنے کی کوئی ممانعت بھی احادیث میں وارد نہیں ہوئی۔ بلکہ تولیے کے استعمال کے (مطلق) جواز والی احادیث کے پیش نظر بعض راسخ علما نے اس کے استعمال کو جائز قرار دیا ہے۔(۳۸)

وضو سے بچنے والا پانی کھڑے ہوکر پینا

اگر کسی برتن میں پانی لے کر وضو کیا جائے تو برتن میں بچ جانے والا پانی کھڑے ہو کر پی لیں یا کسی اور مقصد کے لیے استعمال کر لیں مگر اسے بلاوجہ ضائع کرنے سے گریز کریں۔

حضرت علیؓ نے ایک مرتبہ وضو کیا پھر باقی بچ جانے والا پانی کھڑے ہوکر پی گئے اور فرمایا کہ لوگ کھڑے ہوکر پانی پینے کو

(۳۷) | مثلا دیکھیے مسلم: کتاب الحیض: باب تستر المغتسل بثوب ونحوہ (۷۱) ابن ماجہ کتاب الطھارۃ: باب المندیل بعد الوضوء (۴۶۵)|

(۳۸)| تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو تحفۃ الاحوذی (۱/۱۷۴ تا ۱۷۹) فتح الباری (۱/۳۶۳) عمدۃ القاری (۲/۱۹۴ تا ۲۱۲) شرح مسلم للنووی (۲/۲۳۱ تا ۲۳۲) فتح الربانی (۲/۱۳۷)|

مکروہ سمجھتے ہیں حالانکہ نبی اکرم ﷺ بھی اسی طرح (وضو سے بچنے والا پانی کھڑے ہوکر پی لیا) کرتے تھے جس طرح میں نے کیا ہے۔(۳۹)

دوران وضو بعض ممنوعات

دوران وضو درج ذیل چیزوں کی طرف خصوصی توجہ رکھی جائے۔

(1) دوران وضو کسی عضو کو تین بار سے زائد نہ دھوئیں۔ (٤٠)

(2) دوران وضو پانی ضائع نہ کریں۔(٤١)

(3) اعضائے وضو میں سے کوئی عضو خشک نہ رہنے پائے۔ (٤٢)

(4) وضو کے کسی عضو پر آٹا' مٹی یا تارکول یا اسی طرح

(۳۹) بخاری: کتاب الاشربة: باب الشرب قائما (۵٦١٦) فتح الباری (۸۱/۱۰) صحیح ابو داؤد (۳١٦٢) صحیح ترمذی (۴۴، ۴۵) صحیح نسائی (١٢٦۔ ١۳۲)

(۴۰) ابو داؤد: کتاب الطهارة: باب الوضو ثلاثا ثلاثا (١۳۵) نسائی (١۴۵) ابن ماجه (۴۲۳) احمد (۱۸۰/۲) ابن خزیمه (١٧۴)

(۴١) مصادر کے لیے دیکھیے نمبر ۴۰

(۴۲) مسلم: کتاب الطهارة (۲۴١) ابو داؤد (۹٧) احمد (۱۹۳/۲) ابن ماجه (۴۵۰) ابن خزیمه (١٦١) ابن حبان (۳/۳۲۵)

ونوں ہاتھ پہنچوں تک دھوئیں

انگلیوں میں خلال کریں

کلی اور مسواک کریں

اک میں پانی چڑھائیں

بائیں ہاتھ سے ناک صاف کریں

مکمل چہرہ دھوئیں

داڑھی میں خلال کریں

کہنی سمیت پہلے دایاں بازو دھوئیں

پھر بائیاں بازو دھوئیں

پیشانی سے مسح شروع کریں

پیچھے گدی تک ہاتھ لیجا کر
واپس آگے لائیں

پگڑی پر مسح کرنا جائز ہے

کانوں میں اُنگلیاں ڈال کر اور
انگوٹھے باہر رکھ کر مسح کریں

گردن اور بازوؤں کا مسح درست نہیں

ٹخنے سمیت پہلے دایاں پاؤں دھوئیں

پھر بائیاں پاؤں دھوئیں

وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی کا
چھینٹا مارنا سنت ہے

وضو کے بعد دعا کیلئے آسمان کی
طرف انگلی یا نگاہ اٹھانا ثابت نہیں
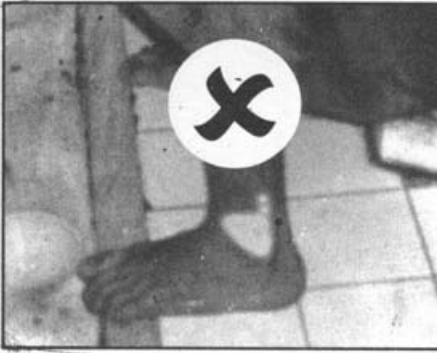
کی کوئی اور چیز لگی ہو تو اسے کھرچ کر اتار دیں کیونکہ ان کی موجودگی میں عضو کے خشک رہ جانے کا خطرہ ہے۔ البتہ اگر کسی بیماری کی وجہ سے ایسا کیا گیا ہو تو پھر اس پر مسح کر لیں۔

(5) ناخنوں پر پینٹ یا نیل پالش لگی ہو تو بوقت وضو "ریموور" کی مدد سے اسے اتار کر ناخن صاف کر لیں۔ کیونکہ نیل پالش سے پانی ناخن کی جلد تک نہیں پہنچتا۔ البتہ مہندی چونکہ ناخن اور پانی کے درمیان رکاوٹ نہیں بنتی اس لیے مہندی لگے ناخنوں کے ساتھ وضو درست ہے۔

◆ دوران وضو گفتگو کی ممانعت کے بارے میں کوئی حدیث نہیں اس لیے ضرورت کی باتیں کی جا سکتی ہیں۔ البتہ گندی اور فحش باتیں اسی طرح منع ہیں جس طرح عام حالات میں منع ہیں۔

باب نمبر 2

تیمّم و مسح کا طریق کار مستند احادیث اور مکمل تصاویر کی روشنی میں

فصل اول

تیمّم سے متعلقہ مسائل

نیت، بسم اللہ اور تیمّم:

تیمّم چونکہ وضو اور غسل کے قائم مقام ہے اس لیے جس طرح وضو اور غسل سے پہلے ان کی نیت کرنا اور آغاز پر بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے اسی طرح تیمّم سے پہلے نیت کرنا اور بسم اللہ پڑھنا بھی ضروری ہے اور یہ بات بھی واضح رہے کہ نیت کا تعلق دل سے ہے زبان سے نہیں اور نہ ہی قرآن و سنت میں کہیں نیت کے الفاظ زبان سے ادا کرنے کا تذکرہ ملتا ہے۔ اس لیے زبان سے نیت کے اظہار سے پرہیز کریں۔

تیمّم کا مختصر طریقہ کار:

☆ تیمّم کی نیت سے دونوں ہاتھ پاک مٹی یا مٹی والی زمین پر ماریں۔

☆ پھر دونوں ہاتھ منہ کے قریب کریں اور ان میں پھونک ماریں۔

☆ پھر دونوں ہاتھ چہرے پر مل لیں۔

☆ اس کے بعد دائیں ہاتھ کی پشت پر بایاں ہاتھ پھیریں۔

☆ پھر بائیں ہاتھ کی پشت پر دایاں ہاتھ پھیریں۔ تیمّم مکمل ہو جائے گا اس لیے یاد رہے کہ

☆ مٹی یا زمین پر دو مرتبہ ہاتھ مارنے کی ضرورت نہیں۔

☆ کلائیوں سے آگے کہنیوں تک ہاتھ پھیرنا بھی سنت سے صحیح ثابت نہیں۔

☆ چہرے اور ہتھیلیوں کے ظاہری و باطنی حصہ کے علاوہ جسم کے کسی اور حصہ (پاؤں یا سر وغیرہ) پر خاک آلود ہاتھ پھیرنا ثابت نہیں۔

واضح رہے کہ تیمّم اس وقت کیا جاتا ہے کہ جب

☆ پانی میسر نہ ہو۔

☆ یا بیماری کی وجہ سے پانی کا استعمال باعث نقصان ہو۔

☆ یا سخت سردی کی وجہ سے پانی کا استعمال باعث ضرر ثابت ہو سکتا ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ

☆ تیمم پاک مٹی سے کیا جائے

☆ یا ریت اور کلر، شور والی زمین پر کیا جائے

☆ ورنہ پھر جنس ارض میں شامل (چونا، کوئلہ، سرمہ وغیرہ) کسی بھی چیز سے کر لیا جائے۔

☆ مگر لوہے، لکڑی، پلاسٹک اور شیشے وغیرہ پر تیمم درست نہیں۔

☆ اگر ان چیزوں پر مٹی اور گرد و غبار پڑھی ہو تو پھر ان پر تیمم کرنا بھی جائز ہے۔

تیمّم کا تفصیلی طریقۂ کار

☆ تیمّم کیا ہے؟

عربی لغت کے مطابق تیمّم کے لغوی معنی قصد وارادہ کے ہیں اور شرعی اصطلاح میں طہارت و پاکیزگی کے لیے بامر مجبوری پانی کی جگہ پاک مٹی حاصل کر کے اسے دونوں ہاتھوں اور چہرے پر ملنا ''تیمّم'' کہلاتا ہے۔

تیمّم' وضو اور غسل دونوں کا قائم مقام:

نماز کے لیے وضو کرنا ہو یا غسل واجب' بہر دو صورت حالت عذر میں ایک مرتبہ تیمّم کر لینا ہی کافی ہے۔اس کی دلیل درج ذیل ہے:

◆ حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿وجعلت تربتها لنا طهورا اذا لم نجد الماء﴾ (۱)

''جب ہمیں پانی نہ ملے تو زمین کی مٹی سے طہارت حاصل کرنے (یعنی تیمّم کرنے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ہمیں اجازت دی گئی ہے۔

◆ حضرت عمرانؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ حالت سفر میں تھے ...... آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کی نظر ایک ایسے آدمی پر پڑی جو لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر بیٹھا تھا اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز بھی ادا نہ کی تھی۔آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: اے فلاں! لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرنے میں تجھے کیا مانع تھا؟ اس نے جواب دیا کہ میں جنبی ہو گیا تھا اور مجھے پانی نہ مل سکا۔آپ ﷺ نے فرمایا:

---

(۱) [مسلم: كتاب المساجد: باب المساجد و مواضع الصلاة (۵۲۲)]

﴿علیک بالصعید فانه یکفیک﴾ (۲)

”ضروری تھا کہ تم پاک مٹی (تیمّم کے لیے) استعمال کر لیتے تمہیں یہی کافی تھا۔“

☆ یاد رہے کہ جس طرح ایک وضو سے متعدد فرضی و نفلی نمازیں پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ وضو برقرار رہے' اسی طرح ایک تیمّم سے کئی نمازیں پڑھنا بھی درست ہے بشرطیکہ تیمّم برقرار رہے۔ کیونکہ تیمّم وضو کے قائم مقام ہے البتہ جس روایت میں ہے کہ ”تیمّم سے صرف ایک نماز پڑھنا سنت ہے“ وہ ضعیف ہونے کی وجہ سے ناقابل حجت ہے۔

☆ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے' انہی چیزوں سے تیمّم بھی ٹوٹ جائے گا۔ البتہ نواقض تیمّم میں ایک اضافہ یہ بھی ہے کہ پانی کی عدم موجودگی کی صورت میں کیے جانے والا تیمّم اس وقت ختم ہو جائے گا جب پانی میسر آ جائے۔

☆ تیمّم وضو کے علاوہ غسل کے لیے بھی کفایت کر جاتا ہے۔ خواہ جنابت کا غسل ہو یا حیض و نفاس کا۔

☆ وضو کی طرح غسل کے لیے بھی ایک ہی تیمّم کافی ہے۔

☆ تیمّم صرف اس وقت کیا جا سکتا ہے جب پانی دستیاب نہ ہو یا پانی تو موجود ہو مگر انسان بیمار ہو یا سخت سردی کی وجہ سے پانی کے استعمال سے بیماری اور ہلاکت کا خدشہ ہو۔ مزید تفصیل آگے آ رہی ہے۔

تیمّم کن حالات میں کیا جاتا ہے؟

(1) پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں: بوقت نماز پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں وضو یا غسل کی جگہ صرف تیمّم کر کے نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ

(۲) [بخاری: کتاب التیمم: باب الصعید الطیب وضو المسلم...... (۳۴۴) مسلم: کتاب المساجد: باب قضاء الصلاۃ الفائتۃ...... (۶۸۲)]

وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (المائدة ـ ٦)

”اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اُٹھو تو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو۔ اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھولو اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرلو۔ البتہ اگر تم بیمار ہو یا حالت سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بول و براز سے فارغ ہو کر آیا ہو یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمّم کرلو۔ اسے اپنے چہروں پر اور ہاتھوں پر مل لو۔ اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی ڈالنا نہیں چاہتے بلکہ وہ تو تمہیں پاک کرنے اور اپنی بھرپور نعمت سے نوازنے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو۔“

◆ آنحضرت ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿الصعيد الطيب وضو المسلم وان لم يجد الماء عشر سنين فاذا وجد الماء فليمسه بشرته فان ذلك خير﴾ (۳)

”پاک مٹی سے مسلمان وضو کرسکتا ہے اگرچہ اسے دس سال بھی پانی میسر نہ آئے۔ لیکن جب پانی میسر آجائے تو اسے (وضو اور غسل کے دوران) اپنے جسم پر ملے کیونکہ اس میں خیر ہے۔

(۳) [ترمذی: کتاب الطهارة: باب ما جاء فی التیمم للجنب اذا لم یجد الماء (۱۲۴) ابو داؤد: کتاب الطهارة: باب الجنب یتیمم (۳۳۲، ۳۳۳) صحیح نسائی (للالبانی) (۳۱۱) حاکم (۱/۱۷۶) احمد (۵/۱۵۵، ۱۸۰)]

◆ یاد رہے کہ پانی کے میسر نہ آنے کی مختلف صورتیں ہیں مثلاً حالت سفر میں پانی دستیاب نہ ہو اور نماز فوت ہونے کا خدشہ ہو یا حالت اقامت میں بستی یا شہر میں پانی کا اتنا فقدان ہو جائے کہ خورد و نوش کی ضروریات کے علاوہ پانی نہ مل پائے یا باہر دور کہیں نہر، کنویں یا چشمے وغیرہ میں پانی ہو مگر کسی خوف یا علت کی وجہ سے اسے حاصل کرنا ممکن نہ ہو تو ایسی تمام صورتوں میں تیمّم کی رخصت پر عمل ہو سکتا ہے اگر چہ کئی برس اس صورتحال کا سامنا رہے!

(2) مرض اور بیماری کی صورت میں: پانی کی وافر دستیابی کے باوجود اگر کوئی شخص اتنا بیمار ہو کہ پانی کا استعمال اس کے لیے نقصان دہ ہو تو ایسا شخص بیماری کے عذر کی وجہ سے تیمّم کی رخصت سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اس کی دلیل درج ذیل ہے۔

◆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ عہد رسالت میں ایک آدمی زخمی ہو گیا پھر احتلام کی وجہ سے اسے غسل کی حاجت پیش آ گئی تو اس نے لوگوں سے دریافت کیا (کیا غسل کی بجائے میرے لیے کوئی رخصت کی صورت ہے؟) لوگوں نے کہا تمہیں بہر صورت غسل ہی کرنا پڑے گا۔ اس نے غسل کیا تو فوت ہو گیا۔ جب یہ بات آنحضرت ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿**قتلوه قتلهم الله الم يكن شفاء العي السوال**﴾ ''ان لوگوں نے اس (مریض) کو مارڈالا اللہ انہیں مارے۔ کیا جہالت ولاعلمی کا علاج سوال کر کے دریافت کرنا نہیں؟ (ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا) جب اللہ تعالیٰ نے مٹی کو پاک کرنے والا بنایا ہے تو اس کے لیے یہی کافی تھا کہ وہ تیمّم کر لیتا۔ (۴)

---

(۴) [ابو داؤد: كتاب الطهارة: باب المجدور يتيمم (۳۳۵) ابن ماجه (۵۷۲) ابن خزيمة (۲۷۳) ابن حبان (۲۰۰۱) دارمی (۱/۱۹۲) حاكم (۱/۱۶۵) تلخيص الحبير (۱/۱۴۷)]

(3) شدید سردی کی صورت میں: اگر انتہائی شدید سردی کی وجہ سے غسل یا وضو کرنے کی صورت میں بیماری یا ہلاکت کا خدشہ ہو تو پھر بھی تیمّم کر کے نماز پڑھی جا سکتی ہے

◆ جیسا کہ حضرت عمرو بن عاصؓ سے مروی ہے کہ غزوہ ذات السلاسل کے موقع پر ایک سخت سردی والی رات میں جنبی ہو گیا اور مجھے غسل کرنے کی صورت میں ہلاکت کا خدشہ لاحق ہوا تو میں نے تیمّم کیا اور اپنے ساتھیوں کو نماز فجر پڑھا دی۔ لوگوں نے میرے اس فعل کے بارے میں آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: عمرو! کیا تم نے اپنے ساتھیوں کو حالت جنابت ہی میں (بغیر غسل کیے) نماز پڑھا دی؟ حضرت عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ سخت سردی تھی اور مجھے یہ آیت یاد آ گئی کہ

﴿وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا﴾ (النسا۔ ۲۹)

''اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نہایت مہربان ہے۔''

آنحضرت ﷺ یہ جواب سن کر مسکرا اٹھے اور پھر آپ ﷺ نے مجھے کچھ نہ کہا۔(۵)

◆ اس حدیث کی روشنی میں فقہاو محدثین نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ اگر کسی شخص کو سخت سردی کی وجہ سے غسل یا وضو کرنے میں بیمار یا ہلاک ہونے کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں اس کے لیے تیمّم کرنا جائز ہے۔(٦)

تیمّم کا مسنون طریقہ:

تیمّم کے لیے دونوں ہتھیلیاں پاک مٹی (یا مٹی والی زمین) پر رکھیں پھر اٹھا کر ان میں پھونکیں تاکہ مٹی ہلکی ہو جائے پھر دونوں ہتھیلیوں سے اپنا چہرہ ملیں اور اس کے بعد

(۵) | ابو داؤد ایضا: باب اذا خاف الجنب البرد أ يتيمم؟ (۳۳۲) امام بخاری نے یہ روایت معلق ذکر کی ہے۔ دیکھیے: کتاب التیمم: باب اذا خاف الجنب علی نفسه المرض او الموت ...... فتح الباری (۱/۴۵۴)|

(٦) | دیکھیے ابواب محوله بالا' نیل الاوطار (۱/۲۵۸)|

بائیں ہتھیلی دائیں ہاتھ کی پشت اور دائیں ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر پھیریں۔ تیمّم مکمل ہو جائے گا۔

- حضرت عمارؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک سفر کے موقع پر میں جنبی ہو گیا اور پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا اور خوب اچھی طرح مٹی مل کر نماز پڑھ لی۔ پھر آنحضرت ﷺ کے پاس آ کر اس کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں صرف اتنا کر لینا ہی کافی تھا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں اور ان میں پھونک ماری پھر انہی خاک آلود ہاتھوں کو اپنے چہرے اور باہم ایک دوسرے (ہاتھ کی پشت) پر پھیر لیا۔ (۷)
- یاد رہے کہ تیمّم کے لیے ایک مرتبہ زمین (یا مٹی وغیرہ) پر ہاتھوں کی ضرب کافی ہے۔

(۷) [بخاری: كتاب التيمم : باب المتيمم هل ينفخ فيهما؟ (۳۳۸ تا ۳۴۷) مسلم: كتاب الحيض: باب التيمم (۳۶۸) ابو داؤد (۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱) نسائی (۳۲۰) ابن ماجه (۵۶۹) ابن خزيمه (۲۶۶، ۲۶۸) احمد (۴/۲۶۵)]

جیسا کہ مذکورہ بالا روایت سے ثابت ہوتا ہے اور دو مرتبہ مٹی پر ہاتھ مارنے والی کوئی روایت بسند صحیح ثابت نہیں لہٰذا بخاری و مسلم جیسی مستند روایات پر عمل کرتے ہوئے دوسری مرتبہ مٹی پر ہاتھوں کی ضرب لگانے سے گریز کریں۔

- تیمّم میں چہرے اور کلائیوں تک ہاتھوں کے علاوہ کوئی اور عضو شامل نہیں۔ اس لیے کلائیوں سے اوپر کہنیوں تک یا پاؤں وغیرہ پر مٹی والے ہاتھ پھیرنا مسنون تیمّم کے خلاف ہے۔ کیونکہ اس کے بارے میں کوئی صحیح حدیث منقول نہیں۔ لہٰذا اس طرح کرنے سے گریز کریں۔
- بعض لوگ وضو پر قیاس کرتے ہوئے تیمّم کے لیے بھی بازوؤں تک ہاتھ پھیرنے کو ضروری سمجھتے ہیں۔ حالانکہ آنحضرت ﷺ سے بسند صحیح یہی بات منقول ہے کہ آپ ﷺ نے چہرے کے ساتھ دونوں ہاتھوں کا پہنچوں تک مٹی سے مسح (تیمّم) کیا۔ لہٰذا مذکورہ قیاس صحیح نصوص کے خلاف ہونے کی وجہ سے قیاس فاسد ہے۔
- اگر بالفرض اس قیاس کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو پھر سر اور پاؤں پر بھی تیمّم کرتے ہوئے خاک آلود ہاتھ پھیرنا چاہیے اور غسل کی صورت میں تو پورے جسم کو مٹی سے آلودہ کرنا چاہیے حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں۔ لہٰذا سنت کی پیروی اور قیاس فاسد سے اجتناب ہی میں خیر ہے۔
- تیمّم کے لیے صاف مٹی والے چٹیل میدان میں یا مٹی کے ڈھیلے پر تیمّم کرنا (دونوں طرح) درست ہے۔

مٹی کے علاوہ تیمّم کن چیزوں سے درست ہے؟

مٹی سے تیمّم کرنے کے بارے میں تو کوئی اختلاف نہیں البتہ مٹی کے علاوہ دیگر اشیا مثلاً ریت' چونا' کوئلہ' پتھر وغیرہ پر تیمّم کرنے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔اس اختلاف کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں تیمّم کے لیے ''صعید طیب'' استعمال کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور صعید کے معنی میں لغویوں کا اختلاف ہے اس لیے مندرجہ مسئلہ بھی اختلاف رائے کا شکار ہو گیا۔ بعض ائمہ لغت کے نزدیک صعید سے مراد صرف اور صرف ''مٹی'' ہے ریت اور کلر بھی صعید میں شامل نہیں جبکہ بعض کے نزدیک صعید کے معنی میں اتنی وسعت ہے کہ ریت اور کلر کے علاوہ بھی جنسِ ارض میں شامل ہر چیز صعید ہے۔ (۸)

- بہتر یہ ہے کہ تیمّم کے لیے مٹی کی موجودگی میں کسی دوسری چیز کو ترجیح نہ دی جائے علاوہ ازیں مٹی پر تیمّم کرنے کی صورت میں کوئی اختلاف بھی نہیں کر سکتا اور مناسب و احوط بھی یہی ہے۔
- مٹی دستیاب نہ ہو یا شور زدہ زمین ہو تو پھر ریت' کلر اور پتھر وغیرہ پر تیمّم کر لیا جائے۔ (۹)
- اگر ریت وغیرہ بھی میسر نہ آئے تو پھر جنسِ ارض میں شامل کسی بھی چیز مثلاً کوئلہ' چونا' سرمہ' ہڑتال (دھات) وغیرہ سے تیمّم کر کے نماز پڑھ لی جائے۔ (۱۰)
- اگر بالفرض ان میں سے بھی کوئی چیز میسر نہ آسکے تو پھر بلا تیمّم ہی نماز پڑھ لی جائے مگر ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ (۱۱)
- لوہا' لکڑی' پلاسٹک' سونا' چاندی اور شیشہ وغیرہ پر تیمّم جائز نہیں اس لیے کہ یہ

---

(۸) [تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو قاموس المحیط (۱/۳۱۸) لسان العرب (۳/۲۵۴) مختار الصحاح (۳۶۳) المعجم الوسیط (۱/۵۱۴) وغیرھا]

(۹) [فتح الباری (۱/۴۴۶) عون المعبود (۱/۵۲۷) زاد المعاد (۱/۲۰۰)]

(۱۰) [دیکھیے عون المعبود (۱/۵۲۷)]

(۱۱) [دیکھیے بخاری: کتاب التیمم: اذا لم یجد ماء (۳۳۶)]

''صعید'' کی تعریف میں کسی طرح بھی شامل نہیں۔

◆ اگر کسی چیز پر خاک اور گردوغبار پڑی ہو مثلاً بس اور ٹرین وغیرہ کی دیواریں یا مکان کی دیواریں' تو ان پر بھی تیمّم کیا جا سکتا ہے۔ آنحضرت ﷺ سے دیوار پر تیمّم کرنا ثابت ہے۔ (۱۲)

◆ امام اوزاعیؒ اور سفیان ثوریؒ کے نزدیک برف پر تیمّم کرنا بھی جائز ہے۔ (۱۳)

(۱۲) بخاری: ایضا: باب التیمم للوجه والکفین (۳۴۳)

(۱۳) تفسیر قرطبی (۲۳۸/۵)

فصل دوم

مسح سے متعلقہ مسائل

مسح سے مراد؟

مسح کے لغوی معنی تو پونچھنے' صاف کرنے اور پھیرنے کے ہیں جبکہ شرعی اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ موزوں' جرابوں' جوتوں اور پٹیوں کی وجہ سے جسم کے کسی خاص عضو کو دھونے کی بجائے صرف تر ہاتھ اس پر پھیر لیا جائے۔

مسح کے مختصر احکام:

☆ وضو و طہارت کے بعد موزے یا جرابیں پہنیں۔

☆ آئندہ وضو کے وقت انہیں اتار کر پاؤں دوبارہ دھونا فرض نہیں۔

☆ بلکہ ان پر مسح کر لینا ہی کافی ہے۔

☆ پہلے دائیں پھر بائیں پاؤں پر مسح کیا جائے۔

☆ پاؤں کے صرف اوپر والے حصہ (پشت) پر مسح کیا جائے نچلے حصہ پر مسح ثابت نہیں۔

☆ صرف ایک مرتبہ مسح کافی ہے تکرارِ مسح ثابت نہیں۔

☆ مسافر شخص تین شب و روز تک مسح کر سکتا ہے۔

☆ مقیم شخص صرف ایک دن رات (تقریباً چوبیس گھنٹوں تک) مسح کر سکتا ہے۔

☆ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے مسح بھی ختم ہو جاتا ہے۔

☆ مسح کی مدت کے دوران اگر غسل واجب کرنا پڑ جائے تو موزے وغیرہ اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔

☆ چمڑے کے موزوں پر مسح کیا جا سکتا ہے۔

☆ جرابوں پر مسح کرنا بھی سنت سے ثابت ہے۔

☆ موزے یا جراب کے موٹے یا پتلے ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

☆ موزہ یا جراب اتنا پھٹا پرانا نہ ہو کہ جو پہننے ہی کے قابل نہیں۔

☆ جوتے مکمل بند ہوں تو ان پر مسح کرنا بھی جائز ہے خواہ نیچے جرابیں اور موزے پہن رکھے ہوں یا نہیں۔

☆ پلاسٹر اور پٹی وغیرہ پر مسح بھی جائز ہے خواہ عدم طہارت کی صورت میں انہیں باندھا گیا ہو۔

☆ بعض مصنوعی اعضا کو دھونا ضروری ہے۔

☆ بعض مصنوعی اعضا پر مسح ہی کافی ہے۔

☆ پگڑی اور عمامے پر بھی مسح جائز ہے۔

☆ مسح سے متعلقہ عضو پر تر ہاتھ جھاڑ کر پھیر لینا ہی کافی ہے۔

مسح کے تفصیلی احکام

مسح کا طریقۂ کار

مسح کا طریقہ یہ ہے وضو یا غسل مسنون کے بعد حالت طہارت میں پاؤں میں موزے یا جرابیں ڈالی ہوں تو پاؤں دھونے کے وقت ہاتھ تر کر کے پہلے دائیں اور پھر بائیں پاؤں کے اوپر والے حصے پر اس طرح پھیرا جائے کہ ہاتھ اچھی طرح کھلا ہوا ہو، ہاتھوں کی تر انگلیاں پاؤں کی انگلیوں کے پاس رکھ کر پنڈلی کی طرف اس طرح کھینچتے چلے جائیں جس طرح انگلیوں سے خطوط اور لکیریں کھینچی جاتی ہیں۔ البتہ ٹخنوں تک کھینچ کر ہاتھ اٹھالیں اور پنڈلی کے اوپر کی طرف مسح نہ کریں۔ (١٤)

(١٤) [سبل السلام (٥٦/١)]

◆ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اگر دین کا تعلق صرف عقل پرستی اور قیاس ورائے ہی کے ساتھ ہوتا تو پھر موزوں کے نچلے حصہ پر مسح کرنا اوپر والے حصہ پر مسح کرنے سے کہیں زیادہ مناسب ہوتا جبکہ میں نے آنحضرت ﷺ کو موزوں کے اوپر والے حصہ ہی پر مسح کرتے دیکھا ہے۔(۱۵)

◆ دونوں پاؤں پر صرف ایک ایک مرتبہ ہی مسح کیا جائے دو یا تین مرتبہ (تکرار) مسح ثابت نہیں۔

◆ وضو کی ترتیب قائم رکھتے ہوئے پہلے دائیں پھر بائیں پاؤں پر مسح کریں۔

مسح کی مدت:

مسافر آدمی تین شب و روز تک اور مقیم شخص ایک دن ورات (یعنی 24 گھنٹوں) تک مسح کرنے کا مجاز ہے بشرطیکہ اس دورانیے میں غسل واجب نہ ہوا ہو اور موزے

(۱۵) ابو داؤد: کتاب الطهارة: باب کیف المسح (۱۶۲) ترمذی: کتاب الطهارة: باب في المسح على الخفين ظاهرهما (۹۸)

طہارت کر کے پہنے گئے ہوں۔ پھر انہیں درمیان میں اتارا بھی نہ گیا ہو۔

◆ شریح بن ہانی (تابعیؒ) روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے دریافت کیا کہ موزوں پر مسح کرنے کی مدت کب تک ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے مسافر شخص کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات تک (مسح کی) مدت مقرر فرمائی ہے۔(١٦)

◆ حضرت صفوان بن عسالؓ سے مروی ہے کہ دورانِ سفر آنحضرت ﷺ ہمیں فرماتے کہ ہم تین دن اور تین راتوں تک بول و براز اور نیند وغیرہ کے سبب اپنے موزے نہ اتاریں (بلکہ ان پر مسح کرتے رہیں) البتہ جنبی ہونے کی صورت میں موزے اتار دیں۔ (اور غسل کرتے وقت پاؤں بھی دھوئیں)۔(١٧)

◆ مدتِ مسح کا آغاز موزے پہنتے وقت نہیں بلکہ وضو ٹوٹنے کے بعد پہلا مسح کرتے وقت ہوگا۔(١٨)

◆ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انہی سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے لہذا دوبارہ وضو کی صورت میں موزوں اور جرابوں پر مسح کیا جائے گا۔

◆ مدتِ مسح کے دوران غسل واجب ہو جائے تو پھر پاؤں دھونا ضروری ہے صرف مسح کفایت نہیں کرے گا۔

---

(١٦) [مسلم: كتاب الطهارة: باب التوقيت في المسح على الخفين (٢٧٦) نیز دیکھیے ترمذی (٩٦) نسائی (١٢٦) ابن ماجه (٤٧٨) ابن حبان (١٧٩) ابن خزيمه (١٧. ١٩٣) احمد (٢٣٩/٤)]

(١٧) [ترمذی: كتاب الطهارة: باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم (٩٦) صحيح سنن نسائي (١٢٢) ابن ماجه (٤٧٨)]

(١٨) [اس مسئلہ میں اگرچہ اختلاف ہے تاہم امام ابن حزمؒ امام نوویؒ اور ان کے بقول امام شافعیؒ اور جمہور اہل علم کا یہی مسلک ہے۔ شرح مسلم (١٧٦/٣) المحلى (٩٥/٢) علامہ البانیؒ بھی اسی کے قائل تھے۔ تحقيق المشكاة (١٦٠/١)]

مسح کن کن چیزوں پر کیا جاتا ہے؟

(1) چمڑے کے موزوں پر مسح:

وضو وطہارت کے بعد اگر چمڑے کے موزے پہن رکھے ہوئے ہوں تو دوبارہ وضو کے وقت انہیں اتار کر پاؤں دھونا فرض نہیں۔

◆ جیسا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ میں ایک سفر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا۔ (آپ ﷺ نے جب وضو فرمایا تو) میں آپ ﷺ کے موزے اتارنے کی نیت سے جھکا۔ مگر آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿دعهما فاني ادخلتهما طاهرتين﴾ انہیں رہنے دو کیونکہ میں نے انہیں طہارت کی حالت میں پہنا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ان پر مسح فرمالیا۔ (۱۹)

◆ حافظ ابن حجرؒ رقمطراز ہیں کہ "محدثین کی ایک بہت بڑی جماعت نے صراحت کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے کہ موزوں پر مسح کرنا تواتر سے ثابت ہے۔ ان میں سے بعض محدثین نے جب موزوں پر مسح کرنے والے صحابہ کرام کو شمار کیا تو ان کی تعداد 80 سے بھی تجاوز کر گئی جن میں عشرہ مبشرہ صحابہ بھی شامل ہیں۔" (۲۰)

(۱۹) [بخاری: کتاب الوضوء : باب اذا ادخل رجلیه وهما طاهرتان (۲۰۶) ایضا باب المسح علی الخفین (۲۰۲ تا ۲۰۵)]

(۲۰) [فتح الباری (۱/۳۰۶)]

- موزوں کے صرف اوپر مسح کیا جائے نیچے مسح کرنا ثابت نہیں۔(۲۱)

(2) جرابوں پر مسح:

واضح رہے کہ ہر وہ چیز جو پاؤں پر پہنی جائے اسے عربی لغت کے مطابق جورب اور اردو میں جراب کہا جاتا ہے۔ اگر وہ چمڑے کی صورت میں ہو تو اسے موزا کہہ دیا جاتا ہے اور اگر اون، سوت، فوم، کاٹن اور نائیلون وغیرہ پر مشتمل ہو تو اسے جراب کہا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ سے جس طرح موزوں پر مسح کرنا ثابت ہے اسی طرح جرابوں پر مسح کرنا بھی ثابت ہے۔

- حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ ﴿توضا النبی ﷺ و مسح علی الجوربین والنعلین﴾ نبی اکرم ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔(۲۲)
- حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام کو بوقت وضو اپنی پگڑیوں اور جرابوں پر مسح کر لینے کا حکم دیا۔(۲۳)

---

(۲۱) ابو داؤد: كتاب الطهارة: باب كيف المسح (۱۶۲) ترمذی: كتاب الطهارة: باب في المسح على الخفين ظاهرهما (۹۸)

(۲۲) ابو داؤد: كتاب الطهارة: باب المسح على الجوربين والنعلين (۱۵۹) ترمذی (۹۹) ابن ماجه (۵۵۹) احمد (۲۵۲/۴) ابن خزیمه (۱۹۸) ابن حبان (۱۳۳۸)

(۲۳) ابو داؤد: ایضا (۱۴۶) احمد (۲۷۷/۵) بیهقی (۶۲/۱) حاکم (۱۶۹/۱)

- امام ابوداؤد اپنی سنن میں رقمطراز ہیں کہ حضرت علیؓ ابن مسعودؓ براء بن عازب' انس بن مالک' ابوامامہ' سہل بن سعد' عمرو بن حریث' عمر بن خطاب اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے جرابوں پر مسح کرنا مروی ہے۔(٢٤)
- حافظ ابن قیمؒ امام ابن المنذر کے حوالہ سے رقمطراز ہیں کہ حضرت علی' حضرت عمار' ابو مسعود انصاری' حضرت انس' عبداللہ بن عمر' حضرت براء' حضرت بلال' عبداللہ بن ابی اوفی' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے جرابوں کا مسح کرنا مروی ہے۔(٢٥)
- ابن قدامہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کا جرابوں پر مسح کے جواز پر اجماع ہے۔(٢٦)
- حسن بصری' سعید بن میّب' سعید بن جبیر' نافع' عطاء' قتادۃ' ابن جریج' فضل بن وکیع' عبداللہ بن مبارک' امام محمد' سفیان ثوری' امام شافعی' امام احمد بن حنبل' اسحاق بن راہویہ' وغیرھم رحمھم اللہ اجمعین جیسے کبار تابعین کرام اور علما عظام سے بھی جرابوں پر مسح کرنا ثابت ہے۔(٢٧)
- امام ابوحنیفہ کے شاگردان رشید قاضی ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ دونوں ہی جرابوں پر مسح کے قائل تھے۔ ہدایہ میں ہے کہ ﴿**وقالا يجوز اذا كانا ثخينين لا يشفان لماروی ان النبی ﷺ مسح علی جوربيه**﴾ (٢٨)

"امام محمد اور ابو یوسف دونوں کے نزدیک موٹی جرابوں پر مسح کرنا جائز تھا کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے جرابوں کا مسح ثابت ہے۔"

---

(٢٤) [ابو داؤد ايضا بذيل حديث (١٥٩)]

(٢٥) [تهذيب السنن (١/١٢٣) مزید حوالہ جات کے لیے دیکھیے مصنف ابن ابی شیبہ (١/١٧١ تا ١٧٣) مصنف عبدالرزاق (١/١٩٩ تا ٢٠١) محلی لابن حزم (٢/٨٤ تا ٨٦) بيهقی (١/٢٨٥) اوسط لابن منذر (١/٤٦٢، ٤٦٣)]

(٢٦) [المغنی (١/٣٣٢)]

(٢٧) [دیکھیے حوالہ گذشتہ اور ترمذی : كتاب الطهارة: باب ما جاء فی المسح علی الجوربين والنعلين مع تحفة الاحوذی (١/٣٢٩)]

(٢٨) [هدايه اولين (ص ٦١)]

☆ امام ابوحنیفہؒ شروع عمر میں جرابوں کے مسح کو جائز خیال نہیں کرتے تھے مگر اپنی آخری عمر میں امام صاحب نے اس نکتہ نظر سے رجوع فرما لیا اور امام ترمذی نے اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے مرض الموت کے وقت اپنی جرابوں پر مسح کیا اور کہا کہ پہلے میں (اسے ناجائز سمجھتے ہوئے) ایسا نہیں کیا کرتا تھا۔

اور ہدایہ میں ہے ﴿انه رجع الى قولهما وعليه الفتوى﴾ امام صاحب نے اپنے دونوں شاگردوں کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا اور اسی پر ہمارا فتویٰ ہے۔(۲۹)

- یاد رہے کہ جراب خواہ موٹی ہو یا پتلی بہر دو صورت ان پر مسح جائز ہے کیونکہ احادیث میں بلا استثنا جرابوں پر مسح کرنے کا جواز ہے۔
- پھٹی پرانی اور ناکارہ جراب پر مسح سے اجتناب ہی مناسب ہے۔
- بدبودار جرابوں سے دیگر نمازی پریشان ہوتے ہیں اس لیے مناسب ہے کہ انہیں اتار کر پاؤں دھو لیے جائیں۔
- جراب پہن کر پاؤں کے صرف اوپر والے (ظاہری) حصہ پر مسح کیا جائے۔ پاؤں کے نچلے حصہ اور پنڈلی وغیرہ کا مسح درست نہیں۔
- دستانوں پر مسح جائز نہیں اسی طرح پاؤں کے علاوہ جسم کے کسی اور حصہ پر بغیر کسی زخم اور چوٹ کے کپڑا لپیٹ کر مسح کرنا درست نہیں۔

(3) جوتوں پر مسح:

مکمل بند جوتے ڈالے ہوں تو ان پر مسح کرنا جائز ہے بشرطیکہ حالت طہارت میں پاؤں داخل کیے ہوں اس کی دلیل درج ذیل ہے:

(۲۹) [دیکھیے ہدایہ اور ترمذی حوالہ گذشتہ' نیز قدوری مع شرح اللباب (۱/۴۰)]

- حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ ﴿توضا النبی ﷺ و مسح علی الجوربین والنعلین﴾ ''نبی اکرم ﷺ نے وضو فرمایا اور جرابوں اور جوتیوں پر مسح کرلیا۔(۳۰)

- حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بوقت وضو اپنی جرابوں' جوتیوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔ (۳۱)
- اگر حالت طہارت میں موزے یا جرابیں پہن کر جوتا ڈالا ہو تو اسی طرح جوتے پر مسح کر لینا درست ہے بعد میں جوتا اتار بھی دیا جائے تو نیچے پہنی جرابوں پر دوبارہ مسح کی ضرورت نہیں۔
- اگر حالت طہارت میں موزوں اور جرابوں کے بغیر ننگے پاؤں میں بند جوتی ڈالی ہو تو اس پر بھی مسح کرنا جائز ہے۔ البتہ اس کے بعد اسی جوتی کو پاک مٹی پر اچھی طرح سے صاف کر کے اس میں نماز پڑھنا چاہیے۔ اگر چہ بعض اہل علم ایسی صورت میں جوتا اتار کر ننگے پاؤں نماز پڑھنے کا بھی رجحان رکھتے

(۳۰) دیکھیے حوالہ نمبر (۲۲)
(۳۱) المعجم الاوسط للطبرانی (۱۱۱۲) ابن ماجہ (۵۶۰) بیہقی (۲۸۵/۱)

ہیں۔(۳۲)

◆ اگر جوتی مکمل بند (بوٹ) نہ ہو بلکہ کھلی (ہوائی چپل کی طرح) ہو اور نیچے پاؤں بھی ننگا ہو تو اس وقت مسح کی بجائے پاؤں کو دھونا ضروری ہے خواہ جوتوں سمیت ہی اچھی طرح دھولیا جائے۔

(4) پلاسٹر اور پٹی وغیرہ پر مسح:

جسم کے کسی حصہ پر زخم یا چوٹ کی وجہ سے پٹی پلاسٹر یا ڈامر وغیرہ لگا ہو تو غسل یا وضو کے وقت دھونے کی بجائے اس پر تر ہاتھ سے مسح کر لینا ہی کافی ہے۔اس کے دلائل درج ذیل ہیں:

◆ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ ایک سفر میں ایک آدمی زخمی حالت میں جنبی ہو گیا تو لوگوں نے فتوی دیا کہ تمہیں مکمل غسل ہی کرنا ہوگا چنانچہ غسل کرنے سے اس کی موت واقع ہوگئی۔آنحضرت ﷺ کو جب اس کی اطلاع پہنچی تو آپ ﷺ نے غسل کا فتوی دینے والوں کی ڈانٹ ڈپٹ فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ ﴿و یعصب علی جرحه خرقة ثم یمسح علیها﴾ اسے چاہیے تھا کہ وہ اپنے زخم پر پٹی باندھ کر مسح کر لیتا اور باقی جسم دھولیتا۔(۳۳)

(۳۲) دیکھیے تمام المنه از علامه البانی (ص ۱۱۵)۔

(۳۳) ابو داؤد: کتاب الطهارة (۳۳۶) بیهقی (۱/۲۲۷) دار قطنی (۱/۱۸۹) مسند شهاب (۱۱۶۳) یاد رہے کہ اس کی سند میں کلام ہے اسی طرح بعض دیگر روایات سے بھی پٹیوں پر مسح کرنا منقول ہے مثلاً ابن ماجه (۶۵۷) نصب الرایه (۱/۱۸۶) تلخیص الحبیر (۱/۱۴۶) تمام المنه (ص ۱۳۴) البتہ ان تمام مرفوع روایات کی سندوں میں بھی کچھ نہ کچھ ضعف ہے تاہم بعض صحابہ کرام سے بسند صحیح پٹیوں پر مسح کرنا منقول ہے۔

◆ امام نافعؒ (تابعی) فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک مرتبہ وضو کیا اور ان کی ہتھیلی پر پٹی بندھی ہوئی تھی تو انہوں نے پٹی والی جگہ پر مسح کر لیا اور اعضا کو دھو لیا۔(۳٤)

◆ پٹی یا پلاسٹر زخم وغیرہ پر بامر مجبوری کیا گیا ہو تو بوقت غسل یا وضو اس پر ایک مرتبہ ہی مسح کر لیا جائے اور دوبارہ وضو یا غسل کے لیے مسح بھی دوبارہ کیا جائے۔

◆ جتنے دنوں تک پٹی یا پلاسٹر وغیرہ قائم رکھنا مجبوری ہے اتنے ہی دنوں تک اس پر مسح کرتے رہنا بھی جائز ہے۔

◆ موزوں اور جرابوں پر مسح کے لیے تو ضروری تھا کہ انہیں حالت طہارت میں پہنا گیا ہو مگر پٹی اور پلاسٹر کے لیے متعلقہ عضو کا پہلے سے حالت طہارت میں ہونا ضروری نہیں بلکہ اکثر و بیشتر زخم دھونے میں نقصان کا خدشہ ہوتا ہے۔

(5) مصنوعی اعضا پر مسح:

مصنوعی اعضا بنیادی طور پر دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جنہیں عمل جراحی کے ذریعے اصل عضو کی جگہ لگا دیا جاتا ہے اور انہیں اتارنے کے لیے بھی عمل جراحی ناگزیر ہوتا ہے ایسے اعضا اصل ہی کے حکم میں شمار کیے جائیں گے لہذا بوقت وضو یا غسل انہیں بھی دیگر اعضا کی طرح دھونا چاہیے (ایسے مصنوعی پاؤں پر موزے پہنے ہوں تو اس پر مسح کرنا بھی درست ہے۔)

دوسرے وہ مصنوعی اعضا جنہیں بآسانی اتارنا ممکن ہو تو انہیں اتار کر متعلقہ حصہ دھویا جائے۔ مثلاً مصنوعی دانت بآسانی اتارنا ممکن ہو تو اسے اتار کر دانت کی جڑوں اور مسوڑوں کو تر کیا جائے۔ اگر مصنوعی عضو ایسا ہو کہ جسے اتارنے سے وضو کا متعلقہ پورا اصل

(۳٤) [بیہقی (۱/۲۲۸)]

عضو ہی غائب ہو یا مصنوعی عضو کو گیلا کرنے سے اس کے خراب ہونے کا خدشہ ہو تو پھر ایسے مصنوعی عضو کو اتارے بغیر اس پر مسح بھی درست ہے مثلاً کسی شخص کا پورا بازو مصنوعی لگا ہو تو اسے دھونا اور اس پر مسح کرنا دونوں طرح درست ہے۔

(6) پگڑی اور عمامے پر مسح:

دوران وضو پگڑی اور عمامے پر مسح کرنا بھی جائز و مسنون ہے اس کے تفصیلی احکام وضو کے طریقہ کار کے تحت بیان کر دیے گئے ہیں لہذا تکرار کی ضرورت نہیں۔

ونوں ہاتھ پاک مٹی پر ماریں

پھر ان میں پھونک ماریں

پھر انہیں چہرے پر مل لیں

ھر بائیں ہتھیلی دائیں ہاتھ کی پشت پر پھیریں

پھر دائیں ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر پھیریں

بازوؤں تک ہاتھ پھیرنا ثابت نہیں

کے ڈھیلے پر تیمم کرنا جائز ہے

دیوار پر لگی مٹی سے تیمم کرنا جائز ہے

دوران وضو پٹی وغیرہ پر مسح جائز ہے

دوران وضو پہلے دائیں موزے پر مسح کریں

پھر بائیں موزے پر مسح کریں

جراب پر مسح کرنا جائز ہے

پہلے دائیں پھر بائیں پر مسح کریں

پنڈلی پر مسح ثابت نہیں

پاؤں کے نیچے مسح ثابت نہیں

جوتوں سمیت مسح جائز ہے

ننگے پاؤں جوتے پر مسح درست نہیں

زیادہ پھٹی جراب پر مسح نہ کریں

باب نمبر 3

نماز کا مکمل طریقہ صحیح احادیث اور تصاویر کی روشنی میں

نماز کی فرضیت واہمیت

نماز دین اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں شامل اہم ترین رکن ہے جس کے ساتھ ہر روز متعدد مرتبہ ہر بالغ مسلمان کو واسطہ پڑتا ہے۔ خواہ وہ حالت امن میں ہو یا جنگ میں' مقیم ہو یا مسافر' صحت مند ہو یا بیمار۔ نماز میں تخفیف کی سہولت تو موجود ہے مگر مرتے دم تک اسے کلی طور پر نظرانداز کرنے کی گنجائش موجود نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ﴿ان بین الرجل و بین الشرک والکفر ترک الصلاۃ﴾(۱)

بلاشبہ نماز کا ترک کرنا (مسلمان) آدمی اور کفروشرک کے درمیان حدفاصل ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے نماز ترک کردی اس نے کفر کیا۔(۲)

نماز کا مختصر طریقہ کار:

☆ قبلہ رخ ہوکر کھڑے ہوں

☆ ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں کی لو تک بلند کر کے اللہ اکبر کہیں۔

☆ پھر انہیں سینے پر اس طرح باندھیں کہ بائیں کی پشت پر دایاں ہاتھ ہو۔

☆ جسم قدرے جھکا کر نگاہ زمین کی طرف سجدے والی جگہ کے قریب رکھیں۔

☆ دعائے افتتاح (ثنا) پڑھیں۔

☆ پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھیں۔

☆ پھر سورت فاتحہ پڑھیں۔

☆ پھر کوئی اور سورت پڑھیں

(۱) [مسلم: کتاب الایمان : باب بیان اطلاق اسم الکفر...... (۸۲) ابو داؤد (۴۶۷۸) نسائی (۴۶۳) ترمذی (۲۶۱۸) ابن ماجه (۱۰۷۸)]

(۲) [ترمذی: کتاب الایمان : باب ما جاء فی ترک الصلاۃ (۲۶۲۱) صحیح نسائی (۴۴۹) ابن ماجه (۱۰۷۹)]

☆ پھر رفع الیدین کرتے ہوئے اللہ اکبر کہیں۔

☆ پھر رکوع میں چلے جائیں

☆ حالت رکوع میں ہاتھوں سے گھٹنے تھام کر بازو تان کر رکھیں۔

☆ کمر بالکل سیدھی ہو

☆ سر کمر کے برابر ہو نہ زیادہ اونچا ہو نہ زیادہ نیچا۔

رکوع میں تسبیحات پڑھیں۔

☆ پھر سمع اللہ لمن حمدہ پڑھتے اور رفع الیدین کرتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔

☆ پھر ربنا ولک الحمد پڑھیں۔(اگر قومہ کی دیگر دعائیں یاد ہوں تو وہ بھی پڑھی جاسکتی ہیں)

☆ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ کے لیے جھک جائیں۔

☆ سجدہ ریز ہوتے وقت پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں پھر گھٹنے۔

☆ سجدے میں کہنیاں زمین سے بلند اور رانوں اور پہلوؤں سے جدا رکھیں۔

☆ پھر سجدے میں تسبیحات پڑھیں۔

☆ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سیدھے ہو کر بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ رکھیں اور رب اغفرلی دو مرتبہ پڑھیں۔

☆ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کریں۔

☆ پھر دوسرے سجدہ سے اللہ اکبر کہتے ہوئے بیٹھ جائیں پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جائیں۔

☆ دوسری رکعت کے سجدے کر کے تشہد کے لیے بیٹھیں۔

☆ درمیانے تشہد میں بھی اسی طرح بیٹھیں جس طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھتے ہیں اور التحیات پڑھیں۔

☆ آخری تشہد میں سرین زمین پر رکھ کر بیٹھیں۔

☆ آخری تشہد میں التحیات کے ساتھ درود ابراہیمی ضرور پڑھیں۔

☆ حالت تشہد میں انگشت شہادت سے اشارہ کریں۔

☆ پھر تشہد کی دعائیں پڑھیں۔

☆ آخر میں دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

سترہ:

نماز شروع کرنے سے پہلے سجدہ والی جگہ کے نزدیک کسی چیز سے رکاوٹ کر لی جائے تاکہ اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گزرنا چاہے تو وہ اس رکاوٹ اور اوٹ کے پیچھے سے گزرے۔ اسی اوٹ کو سترہ کہتے ہیں۔

◆ حضرت طلحہؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص (بوقت نماز) پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر (کسی چیز) کو اپنے سامنے رکھ (کر سترہ کر) لے تو پھر وہ نماز ادا کرتا رہے اور سترے کے پیچھے سے گزرنے والوں کی پروانہ کرے۔(۳)

◆ اگر کوئی شخص سترے اور نمازی کے درمیان سے گزرنے لگے تو حالت نماز ہی میں اسے ہاتھ سے روکنے کی پوری کوشش کی جائے۔(٤)

◆ کم ازکم ایک ہاتھ لمبی کسی بھی چیز کو سترہ بنایا جا سکتا ہے۔(٥)

◆ نماز باجماعت کی صورت میں امام کے آگے سترہ ہونا کافی ہے کیونکہ امام کا سترہ تمام نمازیوں کے لیے بھی سترے کا فائدہ دیتا ہے۔(٦)

---

(۳) [مسلم: کتاب الصلاۃ: باب سترۃ المصلی(۴۹۹)]

(۴) [بخاری: کتاب الصلاۃ: باب منع المار بین یدی المصلی (۵۰۵) ابن خزیمہ (۸۱۸)]

(۵) [ابو داؤد: کتاب الصلاۃ: باب ما یستر المصلی (٦٨٦) ابن خزیمہ (۸۰۷)]

(٦) [بخاری: کتاب الصلاۃ: باب سترۃ الامام سترۃ من خلفہ (۴۹۳، ۴۹۴)]

نماز کا تفصیلی طریقۂ کار

قیام:

☆ قبلہ رخ کھڑے ہوکر "اللہ اکبر" (اللہ سب سے بڑا ہے) کہیں اور

☆ اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں کی لوتک بلند کریں۔(۷)

☆ ہتھیلیاں کھینچ کر قبلہ رخ رکھیں۔(۸)

☆ ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیاں (نارمل طریقہ پر) کشادہ اور کھلی رکھیں۔(۹)

رفع الیدین کرتے ہوئے کانوں کو چھونا یا پکڑنا سنت سے ثابت نہیں۔

☆ دائیں ہاتھ کو بائیں (کی پشت) پر رکھ کر سینے پر باندھ لیں۔(۱۰)

---

(۷) | بخاری: کتاب تقصیر الصلاۃ: باب ینزل للمکتوبۃ (۱۰۹۹) کتاب الاذان: باب رفع الیدین ...... (۷۳۵) مسلم: کتاب الصلاۃ: باب استحباب رفع الیدین ...... (۳۹۱)|

(۸) | ابن خزیمہ (۴۵۹) مجمع الزوائد (۲/۱۰۲)|

(۹) | ترمذی: کتاب الصلاۃ: باب ما جاء فی نشر الاصابع عند التکبیر (۲۳۹) ابن خزیمہ (۴۵۸) ابو داؤد (۷۵۳) ابن حبان (۴۴۶) حاکم (۱/۲۳۵)|

(۱۰) | ابو داؤد: کتاب الصلاۃ: باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلاۃ (۷۵۵) ابن خزیمہ (۴۷۹) احمد (۵/۲۲۶)|

☆ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی پشت یا کلائی یا ذراع (بازو) پر رکھنا تینوں طرح درست ہے۔(۱۱)

☆ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والی کوئی روایت بھی بسند صحیح ثابت نہیں لہذا ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے سے اجتناب کریں۔(۱۲)

☆ حالت قیام میں نمازی کے پاؤں بھی سیدھے قبلہ کی طرف ہونے چاہییں اور پاؤں جسم کے مطابق کھلے ہوں نا زیادہ تنگ ہوں نا زیادہ کشادہ۔

☆ حالت قیام میں سر قدرے جھکا کر اپنی نگاہ زمین یا سجدہ والی جگہ پر رکھیں۔(۱۳)

☆ قرأت سے پہلے درج ذیل دعاؤں میں سے کوئی بھی دعائے استفتاح پڑھیں۔

(1) ﴿سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ﴾ (١٤)

---

(۱۱) نسائی: کتاب الافتتاح: باب فی الامام اذا رای ...... (۸۹۰) بخاری (۷۴۰) ابن خزیمہ (۴۸۰) ابن حبان (۴۸۵)

(۱۲) امام نووی فرماتے ہیں کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والی روایت کے ضعیف ہونے پر سب (محدثین) کا اتفاق ہے۔دیکھیے شرح مسلم (۱۱۵/۴) شرح مہذب (۳۱۳/۳) نصب الرایۃ (۳۱۴/۱) فتح الباری (۲۲۴/۲)

(۱۳) بیہقی (۲/ ۲۸۳،۲۸۴) حاکم بحوالہ صفۃ صلوۃ النبی (ص ۸۰)

(۱۴) ترمذی: کتاب الصلاۃ: باب ما یقول عند افتتاح الصلاۃ (۲۴۳) ابو داؤد: الصلاۃ: باب من رای الاستفتاح ...... (۷۷۵، ۷۷۶) ابن ماجہ (۸۰۶) ابن خزیمہ (۴۷۰) حاکم (۲۳۵/۱)

"یا اللہ! تو پاک ہے' (ہم) تیری تعریف کے ساتھ (تیری پاکی بیان کرتے ہیں) تیرا نام بڑا با برکت ہے' تیری شان بلند و بالا ہے اور تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔"

(2) ﴿اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّ الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ﴾ (۱۵)

"یا اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اس طرح دوری ڈال دے جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری ڈال رکھی ہے۔ الٰہی! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے پاک صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! (اپنی بخشش کے) پانی' برف اور اولوں سے میرے گناہ دھو ڈال۔"

(3) ﴿اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا﴾ (۱٦)

"اللہ تعالیٰ تو ہر ایک چیز سے بڑا ہے۔ ساری تعریف ہی اللہ کے لیے ہے۔ وہ (ہر عیب سے) پاک ہے۔ صبح و شام (ہم اس کی) پاکی بیان کرتے ہیں۔

◆ پھر تعوذ پڑھیے۔ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. (۱۷)

میں شیطان مردود (کے شر) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ یا یہ پڑھیے

﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ﴾ (۱۸)

(۱۵) [بخاری: کتاب الاذان: باب ما يقول بعد التكبير (۷۴۴) مسلم: كتاب المساجد: باب ما يقال بين تكبيرة ...... (۵۹۸)]

(۱٦) [مسلم: ایضا (۶۰۱)]

(۱۷) [مصنف عبدالرزاق: كتاب الصلاة: باب متى يستعيذ (۲۵۸۹)]

(۱۸) [ابو داؤد: كتاب الصلاة: باب من رأى الاستفتاح ...... (۷۷۵) ترمذی: كتاب الصلاة (۲۴۲) ابن ماجه (۸۰۷) نسائی ابن خزيمه (۴٦۷)]

میں شیطان مردود (کے شر) سے' اس کے خطرے' اس کی پھونکوں اور اس کے وسوسوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑتا ہوں جو خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔

☆ پھر تسمیہ اور فاتحہ پڑھیں۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ (۱۹)

''شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ قیامت کے دن کا مالک ہے۔ ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ اُن لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا نہ کہ اُن لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا۔''

◆ امام جہری نمازوں میں بسم اللہ جہراً یا سراً کسی طرح بھی پڑھ سکتا ہے تاہم سری پڑھنا زیادہ مناسب ہے۔ (۲۰)

◆ یاد رہے کہ حدیث نبوی کے مطابق اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو (قیام میں) سورت فاتحہ نہ پڑھے۔ (۲۱)

خواہ نماز باجماعت ہو یا انفرادی' جہری ہو یا سری' فرض ہو یا نفل بہرصورت سورت

---

(۱۹) [بخاری: کتاب الاذان: باب ما یقول بعد التکبیر (۷۴۳) مسلم (۳۹۹) ابن خزیمہ (۴۹۵) حاکم (۲۳۲/۱) دار قطنی (۳۰۵/۱) بیہقی (۴۶/۲)]

(۲۰) [بخاری: کتاب الاذان: باب ما یقول بعد التکبیر (۷۴۳) مسلم (۳۹۹) ابن خزیمہ (۴۹۵) حاکم (۲۳۲/۱) دار قطنی (۳۰۵/۱) بیہقی (۴۶/۲)]

(۲۱) [بخاری: ایضا: باب وجوب القراۃ للامام والماموم ...... (۷۵۶) مسلم ایضا' باب وجوب قراۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ (۳۹۴)]

فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

- قرأت میں ہر آیت پر وقف کرنا سنت ہے۔(۲۲)
- فاتحہ کے اختتام پر آمین پڑھی جائے۔ اگر جہری نماز ہو تو امام کے ولا الضآلین کے بعد قدرے اونچی آواز سے آمین پکاری جائے۔(۲۳)
- فاتحہ کے بعد قرآن مجید کی کوئی اور سورت (مکمل یا چند آیات) بھی تلاوت کریں۔(۲٤)
- اگر جہری نماز امام کی اقتدا میں پڑھ رہے ہوں تو پھر فاتحہ کے علاوہ کوئی سورت تلاوت نہ کریں۔(۲٥)

رکوع:

☆ قرأت سے فارغ ہو کر "اللہ اکبر" کہنے کے ساتھ دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں کی لو تک اٹھاتے (یعنی رفع الیدین کرتے) ہوئے رکوع کے لیے جھک جائیں۔(۲٦)

☆ حالت رکوع میں دونوں ہاتھوں سے اپنے گھٹنے مضبوطی کے ساتھ تھام لیں اور یاد رہے کہ انگلیاں کشادہ ہوں اور بازوؤں میں خم نہ ہو بلکہ تان کر اور

---

(۲۲) [ابو داؤد کتاب الحروف والقرأت (۴۰۰۱)]

(۲۳) [بخاری: کتاب الاذان: باب جهر الامام بالتامين (۷۸۰) مسلم: كتاب الصلاة: باب التسميع والتحميد والتامين (۴۱۰) ابو داؤد (۹۳۲) ترمذی (۲۴۸) ابن خزیمه (۴۹۹)]

(۲۴) [بخاری: ایضا: باب امر النبی الذی لا یتم رکوعه بالاعادة (۷۹۳) مؤطا (۱/۷۹)]

(۲۵) [ابو داؤد: كتاب الصلاة: باب من ترک القرأة في صلاته (۸۲۳)]

(۲۶) [بخاری: کتاب الاذان: باب رفع الیدین...... (۷۳۵ تا ۷۳۸) مسلم: کتاب الصلاة: باب استحباب رفع اليدين......(۳۹۰)]

پہلو سے دور ہٹا کر رکھیں۔(۲۷)
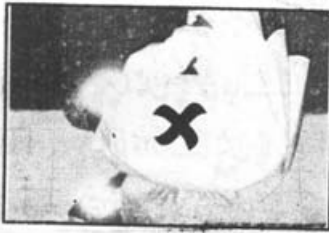
☆ حالت رکوع میں پشت اور سر بالکل سیدھا ایک سمت پر رکھیں۔ سر پشت کے مقابلے میں نہ اونچا ہو نہ نیچا۔(۲۸)

☆ رکوع پورے اطمینان سے کریں ورنہ نماز ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔(۲۹)

☆ رکوع کی حالت میں درج ذیل تسبیحات ثابت ہیں۔

(1) ﴿سُبحانَ رَبِّیَ العَظِیم﴾

"میرا عظمت والا پروردگار (ہر عیب سے) پاک ہے۔(۳۰)

(2) ﴿سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرلِیْ﴾

"اے اللہ! جو ہمارا رب ہے، تو پاک ہے، ہم تیری تعریف کرتے ہیں۔ الٰہی! مجھے بخش دے۔(۳۱)

(3) ﴿سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ المَلائِکَةِ وَالرُّوحِ﴾

---

(۲۷) [ابو داؤد: کتاب الصلاۃ: باب افتتاح الصلاۃ (۷۳۱، ۷۳۴) ترمذی: کتاب الصلاۃ: باب ما جاء انه یجا فی عن جنبیه فی الرکوع (۲۶۰)]

(۲۸) [مسلم: کتاب الصلاۃ: باب الاعتدال فی السجود (۴۹۸)]

(۲۹) [بخاری: کتاب الاذان: باب امر النبی ﷺ الذی ...... (۷۹۳) مسلم: کتاب الصلاۃ: باب وجوب قرأۃ الفاتحۃ ...... (۳۹۷)]

(۳۰) [مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین: باب استحباب تطویل القرأۃ فی صلاۃ اللیل (۷۷۲) ابو داؤد (۸۶۹) ترمذی (۲۶۱)]

(۳۱) [بخاری: کتاب الاذان: باب الدعا فی الرکوع (۷۹۴، ۸۱۷) مسلم (۴۸۴)]

"وہ ہر عیب سے پاک ہے وہ فرشتوں اور جبریل کا رب ہے۔" (۳۲)

واضح رہے کہ اس کے علاوہ تسبیحات بھی ثابت ہیں اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھی تسبیح کے الفاظ کم از کم تین مرتبہ دہرانا چاہییں۔ (۳۳)

جبکہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ تین سے کم مرتبہ بھی جائز ہے۔ (۳٤)

قومہ:

☆ رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ (اللہ تعالیٰ نے اپنی تعریف کرنے والی کی سن لی) پڑھتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ (۳۵)

☆ پھر یہ دعا پڑھیں۔

﴿رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ﴾ (۳٦)

"اے ہمارے پروردگار! آپ کے لیے ہی ساری تعریف ہے، بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت تعریف۔

☆ ﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ﴾ پڑھنا بھی ثابت ہے۔ (۳۷)

☆ رکوع کے بعد اعتدال و اطمینان کے ساتھ سیدھے کھڑے ہو کر مذکورہ دعا پڑھیں پھر اطمینان سے سجدہ ریز ہو جائیں۔ (۳۸)

☆ قومہ کی ایک اور دعا ﴿رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَ مِلْءَ الْاَرْضِ وَ

(۳۲) [مسلم: ایضا (۴۸۷) ابو داؤد (۸۷۲)]
(۳۳) [ترمذی (۲٦۱) ابو داؤد (۸۸٦) ابن ماجه (۸۹۰)]
(۳۴) [دیکھیے مسلم (۴۸۴، ۴۸۷) ابو داؤد (۸٦۹) ترمذی (۲٦۲، ۲٦۳)]
(۳۵) [بخاری (۷۳٦) مسلم (۴۷٦)]
(۳٦) [بخاری (۷۹۹)]
(۳۷) [بخاری (۷۹٦) مسلم (۴۰۹)]
(۳۸) [بخاری (۸۰۰) مسلم (۴۷۲) ابو داؤد (۸۵۷)]

مِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَ كُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ﴾(۳۹)

"اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لیے ہر طرح کی تعریف ہے۔ آسمانوں اور زمین اور ہر اس چیز کے بھراؤ برابر (تیری تعریف ہے) جو تو چاہے۔ بندے نے تیری جو حمد وثنا بیان کی تو اسی کا حقدار ہے اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں۔ یا اللہ! تو جو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روک دے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور سعادت مند کو اس کی سعادت مندی تیرے عذاب سے بچا نہیں سکتی۔"

☆ حالت قومہ میں ہاتھ باندھنے یا کھلے چھوڑنے کے بارے میں صریح طور پر کوئی حدیث نہیں بعض لوگ پہلے قیام پر قیاس کرتے ہوئے قومہ میں بھی ہاتھ باندھنے کو ضروری خیال کرتے ہیں تاہم یہ محض قیاس ورائے ہے حتمی دلیل نہیں۔ اس لیے اس اجتہادی مسئلہ میں اختلاف رائے کی گنجائش موجود ہے۔

سجدہ:

☆ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ ریز ہو جائیں۔(۴۰)

☆ سجدہ میں جھکتے ہوئے پہلے ہاتھ پھر گھٹنے زمین پر رکھیں۔(۴۱)

☆ گھٹنے پہلے زمین پر رکھنے سے متعلقہ احادیث میں ضعف ہے لہذا اس سے اجتناب کریں۔(۴۲)

(۳۹) [مسلم (۴۷۷، ۴۷۸)]

(۴۰) [بخاری (۸۰۳) ابو داؤد (۸۵۷) ابن خزیمہ (۲۲۴)]

(۴۱) [ابو داؤد (۸۳۵) نسائی۔ احمد (۲/۳۸۱) بیہقی (۲/۹۹) دارمی (۱۳۲۷)]

(۴۲) [دیکھیے صفۃ الصلاۃ از البانیؒ (۱۰۷) و تمام المنۃ (۱۹۴، ۱۹۵)]

☆ حالت سجدہ میں دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں کے برابر رکھیں۔(٤٣)

☆ سجدہ میں پیشانی اور ناک دونوں زمین پر رکھیں۔(٤٤)

☆ سجدے میں دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے بھی زمین پر ٹکا کر رکھیں۔(٤٥)

☆ سجدے میں پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلہ رخ موڑتے ہوئے دونوں قدم زمین پر ٹیک کر کھڑے کریں۔(٤٦)
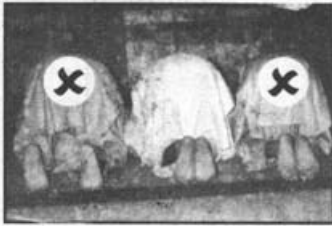
☆ سجدے میں ہاتھوں کی انگلیاں باہم ملا کر قبلہ رخ رکھیں۔(٤٧)

☆ سجدے میں سینہ' پیٹ اور رانیں زمین سے اونچی رکھیں اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا کر کے رکھیں۔(٤٨)

☆ سجدے میں کہنیاں زمین پر نہ بچھائیں اور نہ ہی پہلوؤں اور رانوں سے ملا کر رکھیں بلکہ انہیں دونوں سے جدا اور زمین سے اونچا پھیلا کر رکھیں۔(٤٩)
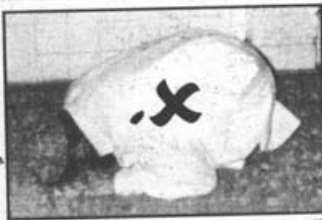
☆ سجدے میں یہ دعا پڑھیں

(۴۳) [ابو داؤد: کتاب الصلاۃ : باب افتتاح الصلاۃ (۷۳۴، ۷۲۹) ابن خزیمہ (۶۴۰) ابن حبان (۴۸۵)]

(۴۴) [بخاری (۸۱۲) مسلم (۴۹۰) دار قطنی (۱/۳۴۸) ابو داؤد (۷۳۴) ترمذی (۲۷۰)]

(۴۵) [ابو داؤد (۸۵۹) ابن خزیمہ (۶۳۸) احمد (۴/۳۴۰)]

(۴۶) [بخاری (۸۲۸)]

(۴۷) [حاکم (۱/۲۲۷) ابن خزیمہ (۶۵۴) بیہقی (۲/۱۱۲) ابن حبان (۵/۲۶۰)]

(۴۸) [ابو داؤد (۷۳۰، ۷۳۴) ترمذی (۳۰۴)]

(۴۹) [بخاری (۸۲۸)]

﴿سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى﴾

"میرا اعظمت والا پروردگار (ہر نقص وعیب سے) پاک ہے۔(۵۰)

☆ سجدے میں اس کے علاوہ تسبیحات اور دعائیں کرنا بھی ثابت ہے۔(۵۱)

دوسجدوں کے درمیان جلسہ:

☆ اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے سے سر اٹھا کر بیٹھ جائیں۔(۵۲)
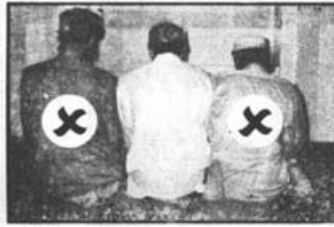
☆ بیٹھتے وقت بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں۔(۵۳)

☆ دائیں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کریں۔(۵۴)

☆ دونوں قدموں کو کھڑا کر کے ایڑیوں کے بل بیٹھنا بھی جائز ہے۔ (۵۵)

☆ جلسہ میں دایاں ہاتھ دائیں ران اور بایاں بائیں ران پر رکھیں۔(۵۶)

☆ دوسجدوں کے درمیان جلسہ میں یہ دعا پڑھیں ﴿رَبِّ اغْفِرْلِيْ رَبِّ اغْفِرْلِيْ﴾ "اے میرے

(۵۰)[مسلم (۷۷۲)]

(۵۱)[دیکھیے بخاری (۷۹۴، ۸۱۷) مسلم (۴۷۹، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۷)]

(۵۲)[بخاری (۷۸۹) مسلم (۳۹۲)]

(۵۳)[بخاری (۸۲۸)]

(۵۴)[ابو داؤد (۷۳۰) نسائی (۱۱۵۸)]

(۵۵)[مسلم (۵۳۶) ابو داؤد (۸۴۰)]

(۵۶)[ابو داؤد (۷۳۰)]

رب! مجھے بخش دے۔اے میرے رب! مجھے معاف فرمادے۔(۵۷)

جلسہ میں یہ دعا بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

﴿اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ﴾(۵۸)

''یا اللہ! مجھے بخش دے' مجھ پر رحم فرما' مجھے عافیت' ہدایت اور رزق عطا فرما۔''

دوسرا سجدہ:

☆ اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کریں۔(۵۹)

☆ دوسرے سجدہ کی مکمل کیفیت پہلے سجدہ ہی کی طرح ہونی چاہیے۔

جلسہ استراحت:

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے سے سر اٹھا کر تھوڑی دیر کے لیے اطمینان سے بیٹھ جائیں پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جائیں۔(۶۰)

دوسری رکعت:

☆ دوسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت زمین پر ہاتھوں کا سہارا لے کر کھڑے ہوں۔(۶۱)

☆ پہلی رکعت ہی کی طرح دوسری رکعت ادا کریں۔(۶۲)

البتہ دوسری رکعت میں دعائے افتتاح نہ پڑھیں۔(۶۳)

(۵۷)[ابو داؤد (۸۶۹) ابن ماجہ (۸۹۷) دارمی (۱۳۲۵) حاکم (۱/۲۷۱)]

(۵۸) [ابو داؤد (۸۵۰) ترمذی (۲۸۴) حاکم]

(۵۹)[بخاری (۸۰۳) ابو داؤد (۸۵۲)]

(۶۰)[بخاری (۸۰۳. ۸۲۳) ترمذی (۲۸۷) ابن خزیمہ (۶۷۶)]

(۶۱)[بخاری (۸۲۴)]

(۶۲)[بخاری (۷۹۳)]

(۶۳)[مسلم (۵۹۹)]

درمیانی تشہد:

☆ دوسری رکعت مکمل (سجدے) کرنے کے بعد بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں۔(٦٤)

☆ دائیں ہاتھ کو دائیں اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھیں۔(٦٥)

☆ دونوں ہاتھوں کو حسب ترتیب دونوں رانوں پر رکھنا بھی درست ہے۔(٦٦)

☆ تمام انگلیاں بند کر کے شہادت والی انگلی کو قبلہ رخ کر کے اس کے ساتھ اشارہ کریں۔(٦٧)

☆ یا پھر انگوٹھے کو درمیانی انگلی پر رکھیں اور شہادت والی انگلی اٹھا کر اشارہ کریں۔ یہ بھی درست ہے۔(٦٨)

☆ واضح رہے کہ صرف اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہتے وقت انگلی سے اشارہ کرنا پھر

---

(٦٤) [بخاری (٨٢٧، ٨٢٨)]

(٦٥) [مسلم (٥٧٩)]

(٦٦) [مسلم (٥٧٩)]

(٦٧) [مسلم (٥٨٠)]

(٦٨) [مسلم (٥٧٩)]

اسے نیچے کر لینا کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں۔

☆ حالت تشہد میں اپنی نظر انگشت شہادت پر رکھیں۔(٦٩)

☆ پھر یہ دعا پڑھیں۔

﴿اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ﴾ (٧٠)

"قولی، بدنی اور مالی عبادات صرف اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہیں۔ اے نبی ﷺ! آپ پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی، اس کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ اور ہم پر بھی اور اللہ کے دوسرے نیک بندوں پر بھی سلامتی نازل ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

☆ پہلے التحیات کے ساتھ درود ابراہیمی اور کوئی بھی دعا پڑھنا جائز ہے۔(٧١)

تیسری رکعت:

تیسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت "اللہ اکبر" کہیں اور رفع الیدین بھی کریں۔(٧٢)

چوتھی رکعت:

پہلی رکعت ہی کی طرح تیسری اور چوتھی رکعت ادا کریں۔(٧٣)

---

(٦٩) [ابو عوانه (٢/٢٢٦) ابن خزيمه (٧١٩)]

(٧٠) [بخاری (٨٣١، ٨٣٥) مسلم (٤٠٢)]

(٧١) [نسائی (١١٦٣)]

(٧٢) [بخاری (٧٣٩) ترمذی (٣٠٤)]

(٧٣) [بخاری (٨٢٤)]

آخری تشہد:

☆ چوتھی رکعت مکمل کرنے کے بعد آخری تشہد کے لیے بیٹھتے وقت دایاں پاؤں کھڑا کر کے بایاں پاؤں اس کے نیچے بچھاتے ہوئے دائیں پنڈلی سے باہر نکالیں اور سرین پر بیٹھ جائیں۔(۷٤)
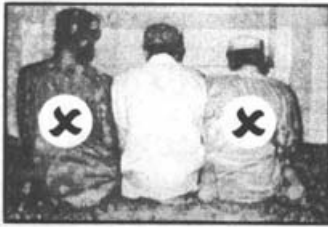
☆ پہلے تشہد کی طرح ہاتھوں کو رانوں یا گھٹنوں پر رکھیں اور انگشت شہادت قبلہ رخ کر کے اشارہ کریں۔(۷٥)

☆ التحیات پڑھنے کے بعد یہ درود (ابراہیمی) پڑھیں:

﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ﴾(۷٦)

”یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے رحمت فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر۔ بے شک تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت فرما حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل

(۷٤) [بخاری (۸۲۸)]
(۷٥) [دیکھیے حوالہ نمبر ٥٦]
(۷٦) [بخاری (۳۳۷۰) مسلم (٤٠٥)]

فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر۔ بلاشبہ تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔"

☆ درود کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوذُ بِکَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ﴾(۷۷) فتنة

"یا اللہ! میں تجھ سے قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ الٰہی! میں تجھ سے مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے موت وحیات کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے گناہوں اور قرض (کے بوجھ) سے پناہ مانگتا ہوں۔"

☆ اس کے علاوہ کوئی بھی پسندیدہ دعا پڑھی جاسکتی ہے مثلاً

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾(۷۸)

"یا الٰہی! میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں لہٰذا تو اپنی جناب سے مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما کیونکہ تو ہی بخشنہار اور نہایت مہربان ہے۔"

﴿رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾ (ابراهیم ۴۰۔۴۱)

"اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنائے رکھ اور میری اولاد کو بھی۔ اے ہمارے رب! تو دعا کو قبول فرما۔ اے ہمارے رب! مجھے بخش دے میرے (مسلم) والدین اور تمام مسلمانوں کو بھی (اس دن) معاف فرما دے کہ جس دن حساب کتاب ہوگا۔"

---

(۷۷) [بخاری (۸۳۲) مسلم (۵۸۹)] واللفظ لمسلم

(۷۸) [بخاری (۸۳۴) مسلم (۲۷۰۵)]

سلام:

پہلے دائیں اور پھر بائیں جانب رخسار پھیرتے ہوئے دونوں بار یہ کہیں:

﴿اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ﴾

''تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی اور رحمت نازل ہو۔'' (۷۹)

نماز کے بعد اذکار:

☆ سلام پھیرنے کے بعد اونچی آواز سے اللہ اکبر کہیں۔ (۸۰)

☆ تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللهَ پڑھیں۔ (۸۱)

☆ 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ' 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 مرتبہ اَللهُ اَكْبَرُ پڑھیں۔ (۸۲)

☆ اس کے علاوہ آیت الکرسی اور دیگر اذکار بھی مروی ہیں۔

☆ ہر نماز کے بعد اجتماعی دعا کی عادت نہ ڈالیے کیونکہ یہ سنت سے ثابت نہیں۔

نماز باجماعت کے چند مسائل:

☆ صفیں سیدھی ہوں اور تمام نمازیوں کے پاؤں اور کندھے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوں۔ (۸۳)
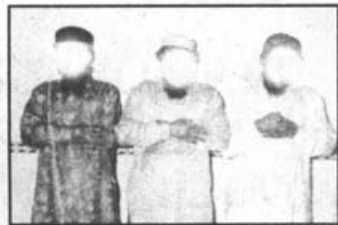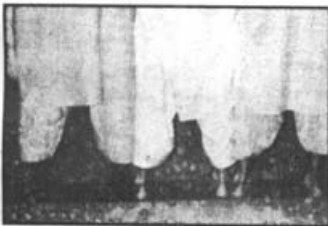
(۷۹) ابو داؤد (۹۹۶) ترمذی (۲۹۵)

(۸۰) بخاری (۸۴۱) مسلم (۵۸۳)

(۸۱) مسلم (۵۹۱)

(۸۲) مسلم (۵۹۶)

(۸۳) بخاری (۷۱۸، ۷۲۵)

☆ صفوں کے درمیان خالی جگہ نہ ہو۔(۸٤)
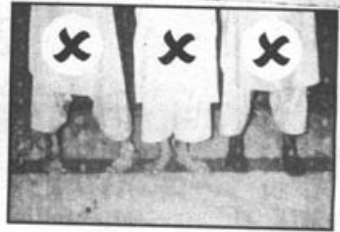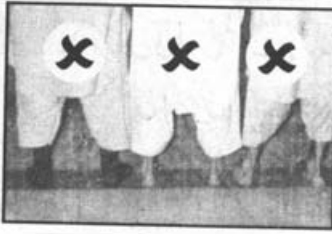
☆ امام کی مکمل اقتدا کریں حتی کہ امام ایک رکن سے دوسرے میں منتقل ہو جائے تو پھر آپ اس کی اقتدا کرتے ہوئے دوسرے رکن میں چلے جائیں۔ امام سے پہلے ہی یا امام کے ساتھ ساتھ ہی نماز نہ پڑھیں بلکہ امام کے پیچھے پیچھے رہیں۔(۸٥)

☆ دو آدمی جماعت کروائیں تو امام بائیں طرف جبکہ مقتدی دائیں جانب کھڑا ہو۔(۸٦)

(۸۴) بخاری (۷۱۸، ۷۲۵)

(۸۵) بخاری (۶۹۰، ۶۹۱) مسلم (۴۲۶، ۴۲۷)

☆ عورتوں کی امام اگر عورت ہو تو وہ صف کے درمیان ہی میں کھڑی ہو کر امامت کروائے۔ (مردوں کی طرح آگے ہو کر نہیں)(۸۷)

☆ نماز میں فضول حرکتیں نہ کریں اور نہ ہی بھاگ کر جماعت میں شریک ہوں بلکہ وقار اور سکون کے ساتھ صف میں شامل ہوں۔(۸۸)
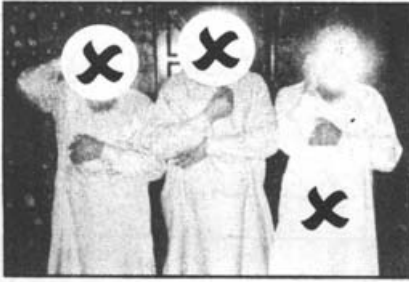
(۸۶)[مسلم (۶۶۰)]
(۸۷)[ابن ابی شیبہ (۲/۸۹)]
(۸۹)[مسلم (۶۰۲)]

رفع الیدین کا صحیح طریقہ

رفع الیدین کا غلط طریقہ

سینے پر ہاتھ باندھنے کا صحیح طریقہ
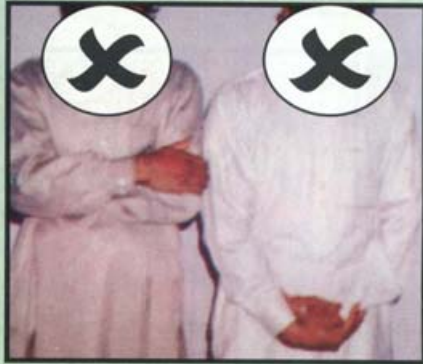
سینے پر ہاتھ باندھنے کا غلط طریقہ

رکوع جانے سے پہلے رفع الیدین کریں
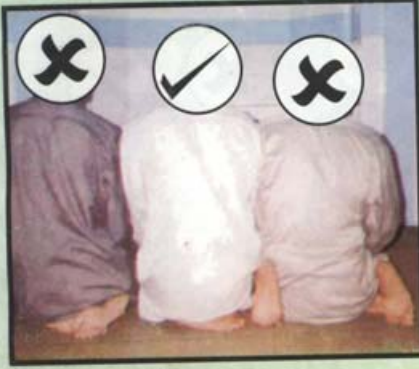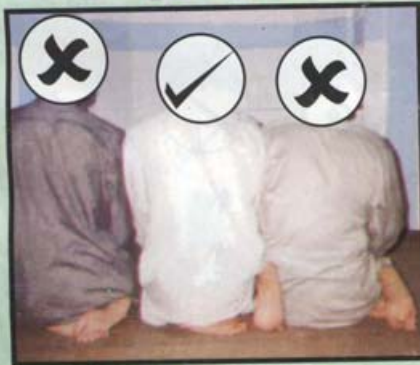
بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسان ہی نہیں بلکہ جنات کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت و پرستش کیلئے پیدا فرمایا ہے اور عبادات میں سب سے افضل عبادت نماز ہے۔ نماز ہی کافر و مسلم اور مومن و مشرک کے درمیان حد فاصل ہے۔ روز محشر سب سے پہلا سوال نماز ہی کے بارے میں کیا جائیگا۔ نماز ہی وہ فریضہ ہے جسکی ادائیگی بہر صورت ضروری ہے...... خواہ حالت امن ہو یا جنگ، حالت صحت ہو یا مرض، حالت اقامت ہو یا سفر نماز میں تخفیف کی سہولت تو موجود ہے لیکن اس میں مکمل معافی کی گنجائش نہیں۔ لیکن ...... نماز کو پابندیٔ وقت کیساتھ مسجد میں با جماعت ادا کر لینا ہی کافی نہیں ...... اور نہ ہی خشوع و خضوع، عاجزی و انکساری اور پورے اخلاص کیساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو جانا نماز کی قبولیت کی علامت ہے...... بلکہ اس فریضہ سے عہدہ برآ ہونے اور نماز کو قبولیت کے درجہ تک پہنچانے کیلئے یہ بھی ضروری بلکہ انتہائی ضروری ہے کہ نماز نبی اکرم ﷺ کے طریقے اور سنت کے مطابق ادا کیجائے۔ تکبیر تحریمہ سے لیکر سلام تک...... قیام و قعود ہو یا رکوع و سجود، اذکار و تسبیحات ہوں یا قرأت قرآن...... ہر چیز سنت کی روشنی میں ادا کیجائے۔ مگر ایسا کس طرح ممکن ہے اسکا حل آپ کو اس کتاب میں ملے گا...... نہ صرف قولی طور پر بلکہ تصاویر کیساتھ عملی طور پر بھی...... اور نہ صرف نماز کا عملی طریقہ بلکہ وضو اور تیمم کا عملی طریقہ بھی...... اور نہ صرف یہ کہ ہر بات مستند حوالہ جات سے مزین ہے بلکہ وضو، تیمم اور نماز کی عام غلطیاں بھی نشان زد کر دی گئی ہیں......

والحمد للہ رب العالمین!